

This PDF you are browsing is in a series of several scanned documents containing the collection of Peerzada Muhammad Ashraf Sahib. b 1958

CV:

Residence: Towheed Abad Bemina, Srinagar

https://www.facebook.com/peerzadamohd.ashraf.16

Former Deputy Director Archives, Archaeology and Museums Deptt. J&K Govt.

Former State Coordinator National Manuscripts Mission GoI.

Former Registering Officer Antiquities, Jammu and Kashmir Govt.

Former Registar National Records, Jammu and Kashmir Govt.

Worked as Lecturer Arabic in Higher Education Department.

Studied at Aligarh Muslim University.

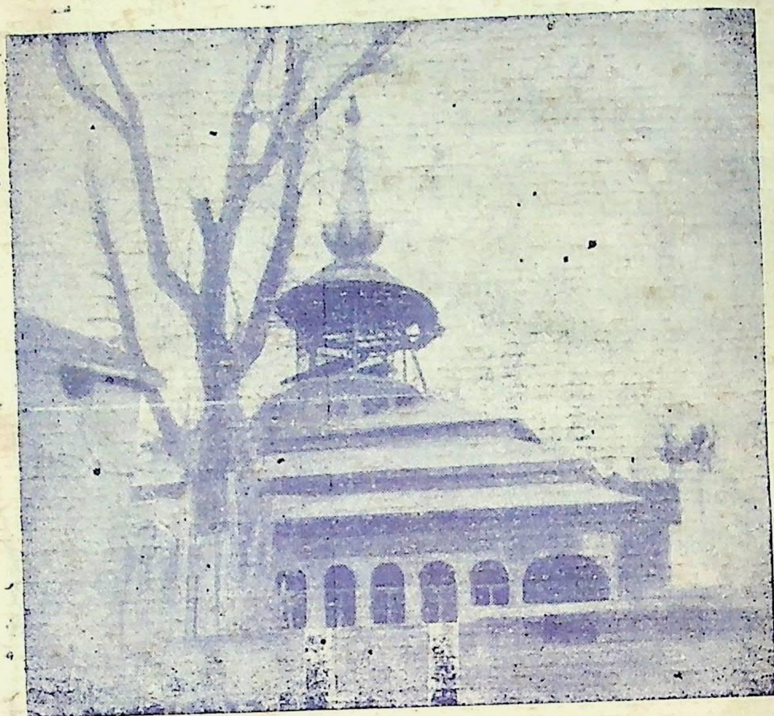
Lives in Srinagar, Jammu and Kashmir.

From Anantnag.

Peerzada Muhammad Ashraf Sahib has an ancestral Collection of Rare Books and Manuscripts in Sharada, Sanskrit, Persian, Arabic, Urdu, Kashmiri in his Home Town Srinagar.

Besides manuscripts, he also has many rare paintings (60+).

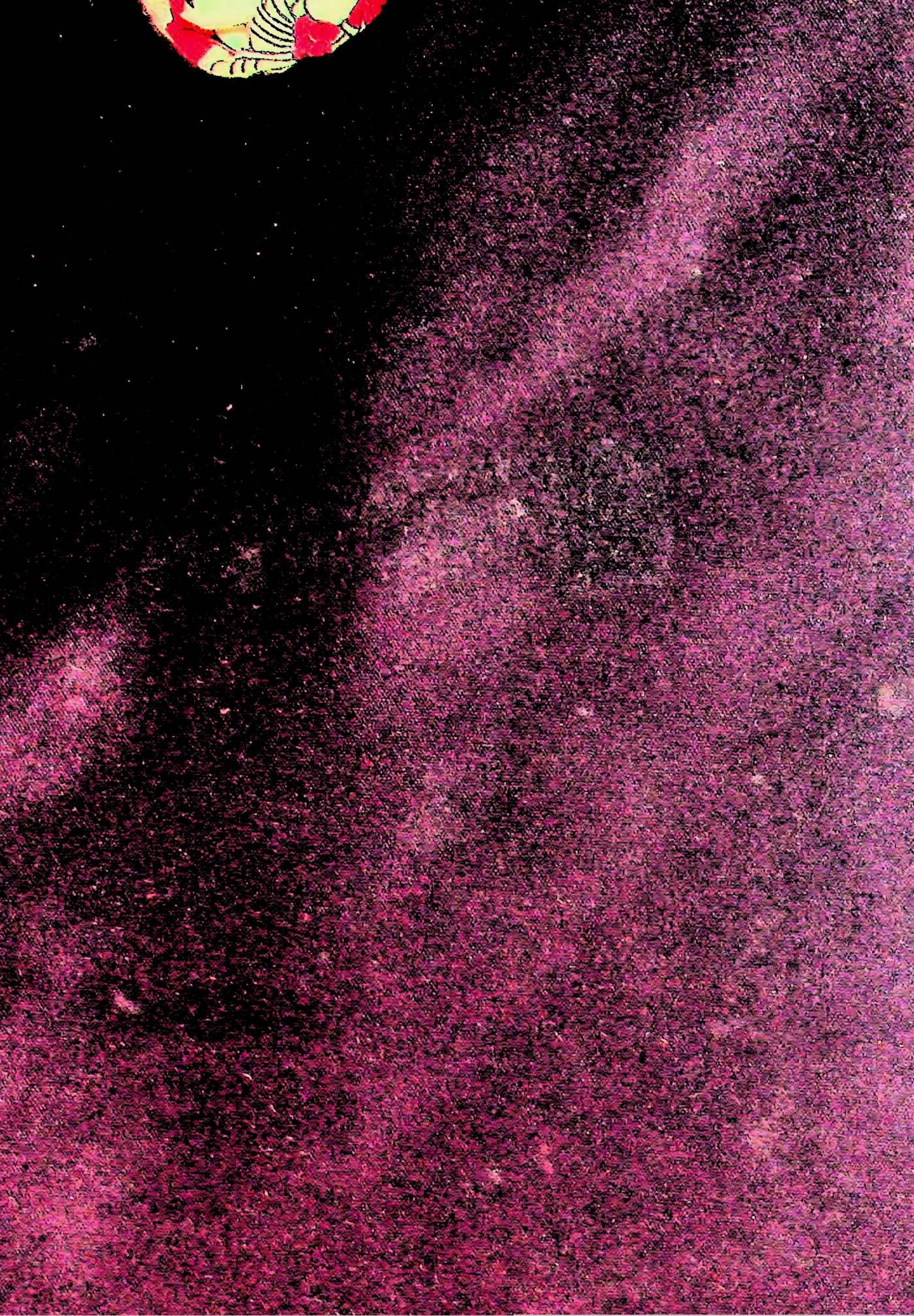
ہردی ریشی رحمۃ اللہ علیہ



زیارت گاہ حضرت ہردی بابا ریشی ؒ

اسلام آباد

شعبہ نشر و اشاعت ادارہ سلطانی سرینگر



اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

شرح حالش کہ شیخ دیں داؤدؒ — در یکے دفترے بیان نمود

دیبچہ خوش کرد خاکیؒ نامی — ہمراہ "ریشنامہ" لامی

ریشی ھردی

مختصر حالاتِ پاکیزۂ حضرتِ ریشی رح مع قصیدۂ لامیہ
نتیجۂ فکرِ حضرت علامہ شیخ بابا داؤد خاکیؒ و منظوم کشمیری
ترجمۂ قصیدۂ شریفہ از محترم کامگار صاحب کشتواری

شعبۂ نشر و اشاعت ادارۂ سلطانی
سرینگر

کتابت :- محمد سلیم نصیر

طباعت :- نیا کشمیر پریس سرینگر۔

تعداد :-

سنہ ۱۳۹۰ھ

تعارف

حضراتِ شیوخ اور اولیائے کرام کی سوانح حیات سے ہر دور میں بندگانِ خدا کو متعارف رکھنا ایک عظیم قومی خدمت کے علاوہ انسانی اقدار کی سربلندی و سرفرازی اور اخلاق و کردار کی اصلاح کے لئے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

موجودہ دور میں جبکہ دنیا انواع و اقسام کے نظریاتی ٹکراؤ سے دوچار ہو کر ایک ذہنی بحران میں مبتلا ہو چکی ہے اور جس کے خطرناک اثرات معاشرہ کے ہر شعبہ پر پوری شدت کے ساتھ حملہ آور ہو رہے ہیں اور انسان سیدھی راہ سے بھٹک رہا ہے ایسے حالات میں اہل اللہ اور اولیائے کرام کی پاک زندگی کے حالات اور رشد اور رہنما اوصاف کی یاد عوامی ذہنوں میں تازہ رکھنے کے نیک اور اصلاحی مقصد کے لئے زیرِ نظر البیلے کتابچے کی اشاعت و تشہیر کر کے عوام تک پہنچانا نہایت قابلِ قدر انسانی خدمت ہے۔

مرزا کمال الدین صاحب نے اس طرح پر جو قدم اٹھایا ہے میں انہیں اس کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہوئے خدائے برتر سے دست بدعا ہوں کہ وہ انہیں اس کا اجرِ عظیم بخشے۔

۴ر اپریل ۸۰ء، مجاہد منزل سرینگر

محمد افضل بیگ

سوز گیر از سوز سوزِ خاک کَے۔

خاکِ رہ شو تا شوی افلاک کَے
سوز گیر از سوز سوز خاک کَے

سجۂ فضل و علم آں آگاہ مرد
خویش را با پیر مرشد کرد سپرد

خرقہ و جبہ ہیں کلاہ پوستین
بر تنش آراست از فرط الیقین

او دویدا اندر رکابِ آنحضور
پا برہنہ با ادب با سوز و سرور

بہتر از گل دید خاک راہ را
او کمر بستہ بخدمت شاہ را

در غم دیں او سراپا سوز و درد
فکر دنیا سوز مارا کرد سرد

با مخت عمر خویش آں مرد فقیر
در حضور مرشد روشن ضمیر

بے نظیر اندر شریعت دانئے
شیخ ملت بو حنیفہ ثانئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رف اوّل

عہد سلطانی کے شیخ الاسلام حضرت علامہ شیخ بابا داؤد خاکی رحمتہ اللہ علیہ
بحر علمی، بالغ نظری، فضیلت دینی اور ادبی رتبہ اور مقام محتاج تعارف نہیں
ں کی تخلیقات میں قصیدہ لامیہ آپنے اپنے پیر صحبت حضرت ہردی بابا ریشیؒ
مدح میں لکھا ہے اور اس میں حضرت ریشی کے حالات حیات پاکیزہ بیان کئے
ں۔ اس قصیدۂ شریفیہ کے ابتداء میں مولینا خاکیؒ نے بے ثباتی دنیا، زندگی
معار اور سفر آخرت کا ذکر کیا ہے۔ پھر اس میں حضرت ریشی کے سانحہ انتقال
ے شدت غم سے متاثر ہو کر بہ تأسف ظاہر کرنے کے بعد آپ کے حالات حال و
ال مذکور ہیں۔ آپکا طریقہ اویسی میں منسلک ہونے اور رہبری غیب کے
ذکرہ کے ساتھ کشمیر کے دوسرے نامور شیوخ و ریشیان اویسی کا بھی تذکرہ
درج کیا ہے۔ چنانچہ اسی قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

چوں دریں نسخہ صفات ریشیاں مذکور شد

پس بہ "ریشی نامہ" نامش خوش بود اے نیکفال

رخیل ریشیان کشمیر حضرت شیخ نورالدین ولیؒ علمدار کشمیر کا اسم گرامی اس
صیدہ شریف میں سر فہرست آتا ہے۔ شیوخ و ریشیان کشمیر میں شیخ
بام الدینؒ۔ بابا شکرالدینؒ۔ نوروز ریشیؒ۔ گنگ ریشیؒ۔ خواجہ

اسحاقؒ ۔ خواجہ ارزنؒ ۔ میر سید یعقوبؒ ۔ خواجہ داؤدؒ ۔ بابا حیدر تولہ مولیؒ
خواجہ محمد چونٹ مولیؒ اور روپ ریشیؒ وغیرہ کا اجمالاً ذکر کیا ہے ۔
آپ کے ہمعصر و ہم صحبت مخلص بھی شامل ہیں ۔ پھر مزارات مقدسہ ریشیاں
سے چند مقامات کا تذکرہ آتا ہے ۔

حضرت علامہ نے قصیدہ لامیہ میں حضرت ہردی بابا ریشی کے کسب
فیوض باطنی ۔ سلسلۂ اویسی میں انسلاک اور غیبی تربیت ۔ ریاضات ۔ پر
گاری ۔ ترک لذات ۔ تجرد ۔ روزہ پاکی و طہارت ۔ ولایت ۔ خوارق عا
کشف و کرامات اور سلسلہ سہروردیہ میں شامل ہو کر حضرت محبوب العا
مخدوم شیخ حمزہ قدس اللہ سرہٗ سے ارشاد نامہ حاصل کرنے اور باقی مختصر حا
بیان کئے ہیں ۔ اس قصیدہ شریفہ کا محترم خواجہ غلام رسول صاحب
کشتواڑی نے کشمیری زبان میں منظوم ترجمہ کیا ہے ۔ جو کہ کامگار
نے سنہ ۱۳۶۹ھ میں طبع کرایا ہے ۔

چونکہ اس قصیدہ شریفہ کے صرف چند نسخے عقیدت مند
اور اہل مذاق کے پاس اس وقت موجود ہیں اس لئے شعبۂ نشر و ا
ادارہ سلطانی نے یہ قصیدہ مع کشمیری ترجمہ کامگار صاحب
اور حضرت ریشیؒ کے مختصر حالات زندگی چھاپنے کا اہتمام ک
تاکہ ارباب مذاق و عقیدت اس سے محظوظ ہوں ۔ محترم غ
رسول صاحب کامگار نے منظوم ترجمہ قصیدہ شریف کے

چھاپنے کی اجازت دی ہے - میں ان کا شکر گذار ہوں۔

خاکسار درگاہ سلطانی

مرزا کمال الدین شیدا

(نوٹ)

قصیدہ لامیہ کا ایک قلمی نسخہ مع شرح "دلیل العارفین" ریاست کی کلچرل اکادمی کے کتب خانے میں موجود ہے - لیکن یہ مکمل نہیں۔ اس میں آخری ۱۱ اشعار کی شرح کے اوراق اس نسخہ میں موجود نہیں۔

جناب حضرت ریشی رح کے مختصر حالات زندگی لکھنے کیلئے ہر ممکن اور مہیا تاریخی مواد کے سبھین دستور السالکین - شرح دردالمریدین - اسرار الابرار - تاریخ حسن قابل ذکر - اور زیادہ موقف میں پیش نظر رہے۔

بودو باباہردی ریشیؒ تابع پیران غیب
باہمہ صحب آخر از طبیعتش اثر شد است

کشمیر میں حضرت سید شرف الدین جو کہ عبدالرحمن بلبل شاہ کے نام سے بھی معروف ہیں کی تشریف آوری یعنی ظہور اسلام سے پہلے یہاں پر بودھ اور برہمنیہ روحانیت، فلسفہ تمدن اور طرز فکر کے گہرے نقوش سے زندگی کا ہر ایک پہلو نمایاں طور متاثر تھا۔ اور شیو فلسفہ (ترکا فلسفہ) کی تعلیمات عام تھیں ہر ایک ذی شعور صاحب علم و عقل کا اسطرف رجحان تھا۔

محققین تاریخ لکھتے ہیں کہ یہاں سنہ ۹ء سے سنہ ۱۲۰۰ء تک شیومت (شیلیشی فلسفہ ترکا) کا دور دورہ تھا۔ ترکا فلسفہ کے تصور وحدت الوجود اور اسلامی تصور توحید میں ایسی مماثلت اور ہم آہنگی تھی کہ مبلغین اسلام کو تبلیغ دین مبین میں کسی نظریاتی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ اور انہوں نے اس خطہ مینو نظیر میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جس کی نظیر جنوبی اور وسطی ایشیاء میں اسلامی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ اس ترکا فلسفہ کے ادب کا ایک شعبہ معرفت اور خدا شناسی سے متعلق ہے۔ جس کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ شیو یعنی معبود حقیقی کی معرفت حاصل کرنے کا بہترین طریقہ معرفت نفس یا خود شناسی ہے۔ چنانچہ صوفیائے کرام اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے سلہ[1]

حضرت علامہ شیخ بابا داود خاکی لکھتے ہیں کہ صوفی کی تعریف کے

متعلق حضرت شیخ شیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ "عوارف المعارف" کے چھٹے باب میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نیکی اور صلاحیت والی جماعت کا ذکر کیا ہے۔ ایک جماعت کو ابرار نام دیا ہے۔ دوسری مقربین الٰہی ہیں۔ صابر۔ صادق اور عاشقوں کی جماعت ہے۔ اور صوفی نام ان تمام ناموں پر حق کا اوپر ذکر کیا گیا مشتمل ہے۔

لفظ صوفی آنحضور کے زمانہ میں رائج نہیں تھا۔ کہا گیا ہے کہ تابعین کے زمانے تک یہ نام موجود نہ تھا۔ چنانچہ حضرت حسن بصری قدس سرہ سے منقول ہے کہ انہوں نے دوران طواف کعبہ ایک صوفی کو دیکھا۔ اس کو آپ نے کچھ نقدی پیش کی۔ جو کہ اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا میرے پاس چار دانگ موجود ہیں وہی میرے لئے کافی ہیں۔ آگے چلکر نفحات الانس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام قشیری رح فرماتے ہیں کہ حضرت رسالتمآب صلعم کے بعد مسلمانوں نے اپنے فضلاء کو اسوجہ سے کہ انہیں آنحضور کے ساتھ شرف صحبت حاصل تھا، جو کہ سب سے بڑی فضیلت ہے، "صحابہ" کہا اور ان کے بغیر اور کوئی مخصوص نام نہیں دیا۔ دوسرا زمانہ صحابہ کرام کے بعد آیا اسمیں وہ لوگ جنہوں نے

لہ صوفی کو بود صافی در سرشت ۔۔۔ شیخ دین یعقوب صرفی را نوشت

مرد می باید کہ باشد شہ شناس ۔۔۔ تا شناسد شاہ را در ہر لباس

در جواب سایل آں گویای راز ۔۔۔ اینچنیں فرمود کای جویای راز

مرد می باید کہ باشد خود شناس ۔۔۔ تا شناسد خویش را در ہر لباس (امیر)

صحابہ کو دیکھا تابعین کہلائے اور تابعین کو دیکھنے والے تبع تابعین کہلائے
اس کے بعد حفظ مراتب میں اختلاف رائے اور تضاد پیدا ہوا۔ اس لئے
مخصوص لوگوں کو جنہیں اپنے معاملات کیطرف خاص توجہ اور شدت احساس
تھا زہاد اور عباد کے نام دیئے گئے۔ اس کے بعد بدعت کا ظہور ہوا۔
اور مختلف فرقوں میں ادعا پیدا ہو گیا۔ کہ زہاد اور عباد ہم میں سے ہی
ہیں۔ چنانچہ اہل سنت الجماعت کے مخصوص لوگ انفرادی رنگ میں اپنے نفوس
کی نگہداشت کرنے لگے اور اللہ کی یاد سے غفلت کے طریقوں سے اپنے دلوں
کو محفوظ رکھنے سے تصوف کے راستے پر چلنے والوں کے نام سے موسوم
ہو گئے۔ اور اسطرح صوفی نام اکابر کے لئے ۲۰۰ھ سے قبل مشہور ہو گیا۔

انہ اللہ تعالیٰ ذکر فی القرآن طوائف الخیر والصلاح فسمی قوماً ابراراً
واخرین مقربین ومنھم الصابرون والصادقون والذاکرون والمحبون
واسم الصوفی یشتمل جمیع المتفرقۃ فی ھذہ الاسماء المذکورۃ وھذہ
الاسم لم یکن فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل کان فی زمن
التابعین ونقل عن الحسن البصری انہ قال رأیت صوفیاً فی الطواف
فاعطیتہ شیئاً فلم یاخذ وقال معی اربعۃ دوانیق یکفینی ما معی
ویشہد ھذا ما روی عن سفیان انہ قال لولا ابوھاشم الصوفی

شرح درۃ المریدین صفحہ ۳۲۰ مطبوعہ نور محمدی پریس میں حضرت علامہ خالی نے اپنے
شرح میں لفظ صوفی کی تعریف میں یہ عبارت لکھی۔ شعر

ایزہ درا غم عالم لیہ دنیا دلی ‏ بس صوفی را زاہد پر بہا اختر شماست

ما عرفت دقيق الربا وهذا يدل على ان هذا الاسم كان يعرف قديمًا

نفحات الانس میں مولانا جامی نے لکھا ہے کہ

القول فی انه متى سميت الصوفية صوفية قال الامام القشيری اعلموا رحمکم الله ان المسلمين بعد رسول الله صلعم لم يتسم افاضلهم فی عصرهم بتسمية علی سوی صحبة الرسول صلعم اولا فضيلة فوقها فقيل لهم الصحابة فلما ادرکهم اهل العصر الثانی سمی من صحب الصحابة التابعين ورأوا ذلك شرف سمة ثم قيل لمن بعدهم اتباع التابعين ثم اختلف الناس وتباينت المراتب فقيل لخواص الناس ممن لهم شدة عناية لامر الدين الزهاد والعباد ثم ظهرت البدعة وحصل التداعی بين الفرق ادعوا ان فيهم زهاد فانفرد خواص اهل السنة والجماعة مراعون انفاسهم مع الله الحافظين قلوبهم ان طوارق الغفلة باسم التصوف واشتهر هذا الاسم لهولاء الاکابر قبل المأتين من الهجرة

کشمیر میں شیو فلسفہ کا یہ دور تیرھویں صدی عیسوی کی سیاسی انتشاری اور اخلاقی گراوٹ کا نذر ہو گیا۔ چودھویں صدی کے آغاز میں اسلامی تہذیب کا دور شروع ہوا اور اسلام کی ضوباریوں سے اکناف و اطراف منور ہوئے۔ سرزمین کشمیر میں بھی یہ مشعل ہدا حضرت سید عبدالرحمٰن بلبل شاہ اپنے ہمراہ لائے۔ اس کے بعد ہی سیدنا امیر کبیر حضرت میر سید علی ہمدانی رح نے وسط ایشیاء سے ابر رحمت کی طرح اٹھ کر اپنے صاحب علم و فضل

ہمراہیوں کے ہمیت کشمیر میں نزول اجلال فرمایا - اور اسلامی تعلیمات سے اس مردم خیز خطہ کو نوازا اور اس کا دامن علم و فن کے رنگارنگ پھولوں سے بھر دیا -

میر سیّد علی شہ ہمدان قدس سرہٗ | سیر اقلیم سبعہ کردہ نکو
شد مشرّف بہ مقدمش کشمیر | اہل این ملک از وہدایت جو
سال تاریخ مقدم او را | جوی از "مقدم شریف" او

سنہ ۷۷۴

"قدوم میمنت لزوم"

سنہ ۷۷۴ (دار آب)

ان کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اور جانشین حضرت میر سید محمد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تبلیغ دین اور سلسلہ رشد و ارشاد قایم رکھا -

آنکہ در خوردی دلیل راہ و پیر کار بود
لطف او تیرہ دلاں را مظہر انوار بود
از نگاہ عالیش غافل بسے ہشیار بود
حضرت سید محمد کاشف اسرار بود

اسی زمانہ میں سرمست بادۂ عرفان حضرت بی بی للہ عارفہ اور حضرت شیخ العالم شیخ نور الدین ولی رحمۃ اللہ علیہ دیگر سے روحانیت اور معرفت الٰہی کے دلنشین اور دل کش زمزمو سے اس سرزمین کے جاذبۂ حق

ملکی وحق شناسی میں نئی روح پھونک رہے تھے۔ سیدنا امیر کبیرؒ کی تشریف آوری کے وقت سے حضرت للہ عارفہ کے طرزِ فکر اور نظریہ حیات پر نمایاں اثر پایا جاتا ہے۔ آپ کی تخلیقات اور انداز فکر میں شیومت اور اسلامی تصوّف کا نہایت جمیل امتزاج ملتا ہے۔

للہؔ دیوانہ چو رسید از یکے

چوں رسید سنی سخن گو اندکے

گفت خواندم از دل و جاں لا الٰہ

تا رسید ستم بدرگاہ الٰہ

گفت زحمت ہا کشیدی ای عمو

بعد زحمت ہا رسید ستی باد

مرد گفت ای عارفہ بد گو بمن

از چہ پیوستی بکیتے ذو المنن

عارفہ گفتش کہ ای مرد زکو

گفتم اللہ پیوستم یاد

(امیر)

ان دو مقبولانِ ازل بی بی للہ عارفہ اور حضرت شیخ العالم کا پیغام اور نئے ایک ہے اور بعد میں یہی دل کش منظور تصوّف سلسلہ ریشیہ میں جلوہ گر ہوا جس کے مجدد اور سر خیل حضرت شیخ نور الدین ولی علمدارِ کشمیر مانے

جاتے ہیں۔ حضرت شیخ بابا داود مشکواتی اسرار الابرار میں لکھتے ہیں کہ

حضرت شیخ العالم ۷۷۵ھ میں تولد ہوئے اور تیس (۳۰) سال کے بعد ریشیت

اختیار کی طریقہ برہمنی اور رہبانیہ کو مسترد کر کے طریقہ ریشیہ کی تجدید

فرما کر اس کی تبلیغ میں سعی فرما ہوئے۔

اس سرزمین میں یہ سلسلہ پہلے بھی کسی نہ کسی صورت میں موجود تھا

مولانا مشکواتی ابوالفقراء بابا نصیب الدین غازیؒ کی روایت سے بیان فرماتے

ہیں کہ زمانہ برہمنیہ سے پہلے یہاں پر تین بھائی مشہور ریشی گذرے ہیں۔

ایک خلاسمن ریشی جس نے لمبی عمر پائی۔ دوسرا پلاسمن ریشی تیسرے کا نام

باسمن ریشی بتایا ہے۔

ریشی کی تعریف کی توضیح فرماتے ہوئے اسرار لابرار میں مولانا

لکھتے ہیں کہ "ریشی ریاضت کش۔ مجرد۔ مال واملاک و اولاد سے بے

نیاز۔ فکر معاش سے بے پروا۔ غار و تنہا نشین۔ خلوت سے کنارہ کش

کم خوراک۔ تارک لذات۔ سادہ مزاج۔ سادہ لباس۔ سبزیوں پر قانع۔ کم

آزار۔ پابند نفل و نماز۔ مونس و غمخوار بنی نوع انسان اور دوسرے

اسی قسم کے اوصاف جمیلہ اور اخلاق حسنہ سے متصف ہوتا ہے"

اسی رواداری تحریک خود شناسی اور جہاد نفس اور تن فراموشی نے

کشمیر میں زندگی کا ایک نیا روشن باب کھول دیا۔ جس کی اساس تمام تر

بلا امتیاز رنگ و نسل، انس و محبت، باہمی رواداری اور ہمدردی پر ہے

ہر عہد میں کچھ ایسے عالی مرتبہ، پاک سیرت، صاف باطن، مصلح و ہمدرد بنی نوع انسان بزرگ ہستیاں اس سرزمین سے اٹھیں۔ جن پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ انہی بزرگوں کے تابناک سیرجادہ پیمایان راہ حق کے لئے مشعل فروزاں کا کام دیتے ہیں۔

جنت کشمیر ہے تقویٰ شعاروں کا وطن

صوفیوں، صاحبدلوں، شب زندہ داروں کا وطن

اولیاء اللہ کا یہ مسکن دیرینہ ہے

ریشیاں باصفا۔ طاعت گذاروں کا وطن

ہر طرف چرچے تھے جن کے علم و فضل و ورع کے

ہے یہ ان دانشوروں۔ دین کے سہاروں کا وطن

اویس ثانی حضرت شیخ العالم شیخ نورالدین نورانی قدس سرہ جنکا بہت بلند اور منفرد مقام ہے۔ اسکے بعد ریشیان عالیشان کشمیر کے صف اول میں ہردی بابا ریشی رح (ریشہ مالو) کا بلند اور منفرد مقام ہے۔ ملا بہاءالدین صاحب متو "سلطانی" میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت ریشی کی ولادت سے پہلے ہی جناب شیخ العالم نے موضع مٹن اسلام آباد کی سیاحت کے دوران میں حضرت ریشی رح کی اسی سرزمین سے ولادت کے متعلق پیشین گوئی فرمائی تھی۔

زبدۂ ریشیان روی زمین   قطب آفاق شیخ نورالدین قدس سرہ

در سیاحت بہ سرزمین ختن | جلوہ پیرا شدہ بوجہ حسن
گفت ازیں سرزمیں ز کوے کسے | ہستم و منتظر بہ سوی کسے
ریشئے سر زند ازیں منزل | کہ شود پادشاہ کشور دل
او ست یعنی تمام ومن نیمے | از ازل کردہ اند تقسیمے
بعد ازآنکہ حال او ز جلال | پیشتر سرزدہ ز د و صد سال

رہبر خلق شیخ ہردی شد
چوں طریقش بہ سہروردی شد

حضرت ہردی بابا حیدر ریشی ۲۹ رجب سنہ ۹۰۹ھ بروز جمعہ صبح کے وقت موضع کاون اینچ جو کہ اب اسلام آباد یا اننت ناگ کہلاتا ہے ایک لوہار شیخ عبداللہ کے گھر تولد ہوئے شیخ عبداللہ بھی ایک متورع بزرگ تھے۔ حضرت ریشی جوانی میں ہی طلب راہ ہدا اور یاد حق میں مصروف ہوئے اکثر ذکر و فکر اور مراقبہ میں وقت گذرتا تھا

تن بخلق و جاں بخالق پر ہمیشہ کار بند
حفظ دم سے آپکو حاصل مقامات بلند

ریشیان کشمیر کی طرح آپ بھی ابتداء میں سلسلۂ اویسیہ میں منسلک ہو گئے تھے۔ چنانچہ رباض الاسلام (ملا شایق) میں اسطرف اشارہ ہے۔

عجب ریشئی بود صاحب صفا | قدم بر قدم یار رسول خدا

شده تربیت آن معارف مقام | بروحانیت ز انبیاے کرام

اویسیت این ریشی حق قرین | سر اولیاء قدوة السالکین

کرامات را ذات او مظهری | فیوضات حق را عجب مصدری

مشرف شدی هر دم آن مقتدا | هم از خدمت سید الانبیاء

اویسی است آن ریشی خوش صفت | ز خضر نبی یافته تربیت

از آن ریشی عارف نامدار | بطفلی کرامات گشت آشکار

بسر برده آن ریشی حق مقام | بتجرید و تفرید عمر تمام

چو علم لدنی باو داده حق | ز ارباب توحید برده سبق

همه عمر او صایم الدهر بود | دگر قایم اللیل و صاحب شهود

چو عمرے بطاعات کرده بسر | سوی شیخ گشتش خدا راهبر

چو در خدمت شیخ حمزه رسید | ز دستش یکے جام عرفان کشید

ز محبوب عالم کمالات یافت | از آن قطب آفاق حالات یافت

بود در تواریخ این گفتگو | اگر خواهی آنجا بکن جستجو

ز الطاف آن قدوه اهل حال | فزوده درش کمال دگر بر کمال

ز مخدوم شده داخل سلسله | در این سلسله او شده یکدله

شده شهره در به انجام کار | ولایت پناه و کرامت شعار

که بابای داود خاکی علم | که بود از مشایخ ریشی محترم

کمالات آں ریشی صدق کیش

رقم ساختہ در تصانیف خویش

مقتضر سنہ ۱۱۷۶ھ

آپ بچپن سے ہی انبیاء علیہ السلام اور اولیای کرام سے رویا میں مشرف ہوگئے اور ان کے پند و نصایح اور تعلیمات سے فیض اور استفادہ حاصل کیا۔ حضرت شیخ مشکوتی لکھتے ہیں کہ "حضرت ریشی" بزرگان عہد اور شیخان عصر میں ورع و تقوی میں نہایت کو پہنچے اور آداب و تواضع میں یکتای روزگار تھے "۔ آپ جادہ رشیت پر قدم رکھکر تارک لذات ہوگئے۔ بالخصوص تارک اللحم۔ ساری عمر سادہ اور بے تکلف بسر کی۔

روح نیکاں از علف یا بد غذا

تارک اللحم است مقبول خُدا

تیزی دنداں ترا رسوا کند

دیدۂ ادراک را اعمی کند

ای کہ مے نازی بہ ذبح گوسفند

ذبح کن خود را کہ باشی ارجمند (اقبال)

حضرت ہردی بابا ریشی اغیر میں زبدۃ السالکین محبوب رب العالمین سلطان العارفین حضرت مخدوم شیخ حمزہ کشمیری قدس اللہ سرہ کے سلسلہ مریدی میں منسلک ہوگئے تھے۔

حال خود تصحیح کردہ سلسلہ نامہ گرفت

از جناب شیخ حمزہ نایب سید جمال قدس سرہٗ

سند طریقۂ سہروردی ان سے حاصل کی اور اپنے حالات و واقعات آنحضور کی خدمت فیضدرجت میں عرض کرکے ان سے تصحیح حال کے بعد سلسلہ نامہ اور شجرہ مشایخ باجازت ارشاد حاصل کیا۔ اور تبرکاً خرقہ و کلاہ محبوب العالم سے لیکر پہن لی۔ مرشد عالیمقام سے اشغال و وظایف و اذکار اور اسناد کا حوالہ لیکر شجرۂ پیران طریقت پر مداومت کی۔ "سراج الہدایت" میں درج ہے کہ مریدوں کو شجرۂ پیران دنیا اور پڑھنے کی اجازت بخشنا اولیاء اللہ کے سُنن میں شامل ہے۔ شیخ ممدُوح نے خوردسالی میں ہی بعض واقعات مشاہدہ کئے اور بہت سے حالات و خوارق عادات ان سے ظاہر ہوئے۔

ملّا بہاء الدین صاحب مثنوی سلطانی میں سلطان العارفین قدس سرہٗ کا بطرف مرآج تشریف لے جانے اور اسلام آباد میں شیخ بابا ہردی ریشی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات اور ان کی مہمانداری کا حال اسطرح نظم میں بیان کرتا ہے۔

سرِ سرداران اولیاے گزیں

حضرت شیخ حمزہ گنج یقین

سیر بالاش دلکشای افتاد

که بسوی مزاج رای اکناد

جانب اسپ بجو در آورند

پای به باد صرصر آورند

دوستاں ہمرکاب او یکسر

خواجه اسحاق و مولوی حیدرؒ

شیخ دیں خاکیؒ و ملا احمدؒ

حسن آں عارف حق و امجد

خادماں ہر کسے بمرکب او

سرزده پیش پیش اشہب او

بگذشتند چوں ز قد به طور

ما اپخ برزدند چشمهٔ نور

شد به راشی خبر که شیخ زمن

اندر با قد به گشت نور افگن

بر شد از خانه بهر استقبال

شیخ را برد با همه اجلال

تا نشانید در سرای خودش

بر مصلای خود بجای خودش

حلقه یاراں بگرد او بستند

گه دمی چون ستاره بنشستند

ریشی از بهر میهمان داری

خواست باری ز حضرت باری

گوسفندان خانه بد درگشت

مرغ و بطها آنچه بد نشست یکسر کشت

وانچه سامان او به خانه نبود

ریزه دار غیبش آن کرم فرمود

دعوتی با همه تکلف ها

کرد شیخ از ره تلطف ها

گفت بنشین تو هم بخور بابا

چیست این دوری و حذر بابا

گفت ما ریشیان بکوه و دره

خوردن ماست کاسنی تره

گوشت خوردن کجا و ما یکجا

این خلاف از کجاست تا بکجا

گفت پیغمبر آنکه راه نمود

هم بخورد و هم بما فرمود

گفت او گر الشیر ما یکره [illegible] پیغمبر هم گفت او مرا باید

در زمان دید خواجه کونین هر دو شخص فرشته با تمکین

خورد چیزی که اشتها بودش

زانکه هم کاسه مصطفی بودش

چون ز خوردن شدند فارغبال

عرش بوسید پای شان را جلال

ریشی اندر کمال مالا مال

بود چون ساغری ز آب زلال

شیخ پر دید چونکه ساغر او

ریخت برگ گلاب بر سر او

که اگر چه ترا کمالات است

سوی پیرت هنوز حاجات است

ریشی آمد به بلکه بیعت او

شد مشرف هنوز قربت او

شیخ در رهبری مجازش کرد

محرم نکته های رازش کرد

هم کلاه داد و خرقه پوشیدش

سلسله نامه باز بخشیدش

سرفرازی به درد و داد دادش

داد فرخندہ گیٔ ارشادش

گفت زیں پس بہ نیک گیشیہا

دست زاں در طریق ریشیہا

حضرت ریشیؒ صاحب کشف و کرامات اور خوارق عادات برگزیدہ بزرگ تھے۔ ایک دفعہ جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ بقید حیات تھیں شیخ ایک مہمان کو گھر لائے۔ اور والدہ سے استدعا کی کہ مہمان کے لئے کچھ کھانیکا انتظام کرے۔ والدہ نے جواباً فرمایا وہ اس چیل کے بال و پر خشک ہوں جو وہ مچھلی لیگئی جو کہ تمہارے ایک مخلص ماہی گیر نے لائی تھی اور میں نے صاف کرکے دیوار پر رکھی تھی۔ حضرت ریشی نے فرمایا "یہ کہاں کا انصاف ہے اگر مچھلی چیل کو کھانے کیلئے ملنی تھی تو میرے گھر کیوں بھیجدی اور اگر حقتعالیٰ نے میرے لئے بھیجی تھی تو چیل کیوں لیگئی" آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ چیل نے آکر اوپر سے مچھلی اپنے پنجوں سے صحن میں جوں کی توں چھوڑ دی۔ اٹھا کر مہمان کو بریاں کرکے کھلائی گئی۔

آں علیوا ز درز ماں ماہی	پیش رویش نہاد و شد راہی
ہر کہ او بندۂ الٰہی شد	حکمش از ماہ تا بہ ماہی شد
ماہیاں بیں زنیک سخن ہر یک	سو زنے کردہ در دہاں ہر ایک
رو بسوی پور اگر ہم آوردند	پشت بر حکم او خم آوردند

هر که سلطان به ملک معنی شد — متصرف به جمله اشیا شد

نایب است و ید به دست وی است — هرچه بالا و هرچه پست وی است

آن که سلطان خلیفه اش کرده

همه در زیر حکمش آورده

حضرت ریشی سادہ مزاج اور سادہ لباس تھے۔ اکثر برہنہ پا چلتے پھرتے۔ معاش کے لئے پیشہ زراعت سے زیادہ میل رکھتے تھے۔ مولانا شیخ داود مشکوتی لکھتے ہیں کہ معرفت میں آپ کا کلام نہایت دلنشین و دل پذیر ہے ہر قسم کے آدمی سے اسکی استعداد کے مطابق موضوع پر گفتگو فرماتے تھے عوام الناس کو معرفت عقلی (قسم اول معرفت) کی تشریح اور فوائد بیان فرماتے خواص پر (قسم دوئم معرفت) معرفت نظری کے اسرار واضح فرماتے اور خود معرفت شہود جو کہ معرفت کی تیسری قسم ہے کی خاص الخاص بندگانِ خدا سے استفادہ کرنے میں کوشاں رہتے۔

مولانا مشکواتی حضرت علامہ شیخ داود خاکی رح کی روایت سے لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کا گمان فاسد اور وہم باطل ہے جو عدم محافظت شرع شریف اور ارتکاب نا مشروعات۔ ترک ذکر و جمعہ و جماعت آنجناب سے منسوب کرتے ہیں۔ آپ نے صحبت مشائخین سے فیضیاب ہو کر کسی سنت کو نہیں چھوڑا

هر صباحے سه الها او را فتحه بخواند

ایں یکے بر راستی و اعتقاد او ست دال

با جماعت فرضہا کردہ ادا ہر پنج وقت

ترک ایں سنت نکردے بے ضرورت ہیچ حال

ذکرہا مے کردے اما اکثر اندر ذکر دل

پاسداری نفسہا را مینمودی اشتغال

سالک با جذبہ بود سیر مخدومانہ کرد

خوابہا را نیک میدید چو بودے خورد سال

در جوانی میشدش آغاز کشف رازہا

از عنایات و کرم ہائے کریم ذوالجلال

زانکہ اندر صحبت فیاض ایں شیخ خبیرؒ

فیض ہا بگرفتم از وے وہ کمالے را کمال

او لیس پیر ارادت پیر صحبت دیگراں

ہر مربی را دعائے خیر میگویم بحال

حضرت مولینا شیخ داود خاکیؒ حضرت ریشی کے فیض صحبت سے شرفیاب ہوئے اور ان کو پیر صحبت تسلیم کیا۔ اور اسی نسبت سے ان کی مدح میں ان کے حالات پر مشتمل یہ قصیدہ شریفہ لکھا۔

کشمیریوں کو بلا امتیاز ملت و مذہب حضرت ریشی سے ہمیشہ گہری عقیدت رہی ہے۔ سلطان علی شاہ چک اور ان کے فرزند یوسف

شاہ چک آپ کے معتقدین کے دائرہ میں شامل تھے۔ یہ دونوں حکمران علماء اور اولیاء کی بڑی قدر اور عزت و احترام کرتے اور ان کی محبت کو باعث خیر و برکت سمجھتے تھے۔ دونوں حضرت ریشی کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ اسی قصیدہ شریفہ میں مولانا خاکی رح اسکا ذکر فرماتے ہیں۔ عرس مبارک کے ایام میں آپ کے معتقدین میں غیر مسلم بھی شامل ہیں اظہار عقیدت و جذبہ احترام کی خاطر آپ کے تتبع میں تزکیہ نفس کے لئے کچھ دن گوشت کھانا ترک کرتے ہیں۔

حضرت ریشی رح سنہ ۹۸۶ھ میں غرہ ذیقعدہ کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کیطرف رحلت فرما گئے۔ آپ کا مرقد منور اسلام آباد میں ہے اور یہ زیارت گاہ مرجع خاص و عام ہے۔

شیخ دیں بود اندریں کشمیر اندر عہد خویش
بہر فوتش شیخ دیں بود آمدہ تاریخ سال
۹۸۶ھ

اولیں روز مہ ذیقعدہ ایں سال بود
ذکر گویاں نیم شب رفتہ مرض بودش سعال
بود یا ہفتاد سالش ہفت سال و چند ماہ
سال ہائے عمر او را گر شماری با ہلال
از تشوق کردہ ما اجمال ایں توصیف او

از فراقش گشتہ محزوں خاکی آشفتہ حال

رحمت حق نزد ذکر صالحاں نازل شود

پس بخواں با شوق ایں را بے ملال و بے کلال

با فہم دار آب بعد از چار صد سال ایں زماں

فوت او را "ماہ ذی حج بودہ و ذیقعدہ سال"

۸۸۹ھ

(نوٹ)

روایت ہے کہ حضرت شیخ بابا داؤد خاکی بھی حضرت ریشی کے ہم پہلو ان کے روضہ مبارک کے اندر اسلام آباد میں آسودہ خاک تھے لیکن بعد میں کچھ عرصہ گذرنے کے بعد پیر روشن ضمیر حضرت محبوب العالم رح کی غیبی تحریک پر حکمران وقت نے آپ کا جسد مبارک وہاں سے لا کر حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کے روضہ مبارک میں آپ کے ہم پہلو دفن کیا۔

سر نہ رہد بہ تخم دل از آب و گل
بے نگاہے جز خداوندانِ دل

قصیدۂ لامیہ

ریشی نامہ

نتیجۂ فکر

حضرت علامہ شیخ بابا داؤد خاکی رحمۃ اللہ علیہ

مع

مختصر حالات حضرت ممدوح شیخ ہردی بابا ریشی رح

و

منظوم کشمیری ترجمہ کامگار صاحب
کشتواڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعدِ حمدِ خالق و نعتِ رسولِ ذوالجلال

با دعاءِ آل و اصحابش بکن گوش این مقال

دل بریں دنیا منہ کو فانی است و بے بقا

کس نماند و کس نماند جز خدای لایزال

واعظ کافی بود مرگ آں نبی گفتا کہ داشت

درمیان کتف خود مُہرِ نبوّت ہمچو خال

تو سفر داری بہ پیشں و زود زادِ خویش گیر

از پئے راہِ بعید و بہرِ ایام طوال

کارِ دین خویش از سر گیر و از نو توبہ کُن

حکم ہاے حقتعالیٰ را بدل کُن امتثال

چوں ز یارانت کسے پیش از تو از دنیا رود

صبر کُن جامہ مدر نوحہ مکن ہرگز منال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالقس کہ حمد پر نعتِ رسولِ ذُوالجلال

آل و صحبن سو ز رحمت بوزادہ مثیرِ نُے متقال

دِل مہ تھو نیتھہ دنیا ہس پیٹھہ جُھوہی یہ فانی بے لقا

رُوہ نا کاہنہ روزہ تا کاہنہ روزہ پانے ذوالجلال

یَس جُھو واعظ موت ائی خدمو شاہِ مُرسلیںؐ

اوس یَس شانن اندر مُہرِ نبوّت مثلِ خال

چُھوہی سفر در پیش جَل جَل وتہ خرچاہ کر تیار

زبوٹھہ چُھوہی دا راہ سفرتہ چھی پکن دریاتہ بال

دین پاکیچ کام کر بشیرؔ توبہ استغفار کر

حُکم حقس دار گر دن دِل ہسراہ نشہ ڈال

دو ستو منزہ کاہ اگر دنیا نشہ ژی بو نیٹھہ گو

صبر کرہ ۵ و دم کر ہنجھ منہ دہ موزرٹ ژہ نال

ماند آن خانقیم دسوئی او تو اهیم رفت
رفته رفته اے رفیقاں جملہ این استیحال
ہر دو بابا آنکہ ریشی بود یعنے زاہدے
کرد با حکم حق از دنیا بعقبیٰ انتقال
گر تو از خاصانِ او نشنیدہ تعریف او
بشنو این وصفش کہ دارد بر ثوابہا اشتمال
مومنِ اہلِ صلاح و عارفِ باللہ بود
دوستدارِ مصطفیٰ و اہل بیت و صحب و آل
با امامان و مشایخ معتقد بودہ بصدق
ذکر گفتے ورد میخواندے ہمیشہ ماہ و سال
ہر صباحے سالہا اورادِ فتحیہ بخواند
این یکے بر راستیِ اعتقاد دست و دال
با جماعت فرضہا کردے ادا در پنج وقت
ترک این سنت نہ کردی بضرورت ہیچ حال
دائما کردے نمازِ جمعہ و عیدین ادا
نیز سنتہا ہمہ بگزاردے با اتصال

اشتمال = شمولیت + اتصال = ساتھ ساتھ۔

اس چھہ مالِ حق نہ آخر سارِ نے تس نش گرھون
سارِ نے یارن رفیق پیش یہ آخرہ یہ حال
ہر دِ بابا ریشیاہ اکھ اوس یعنے زاھدا
کرُ بہ امرِ حق زِ دنیا تم بہ عقبیٰ انتقال
بوزمت چھی نے اگر تاریف تم سند تقاوکن
بوز یم تمسند صفت چھی فائیں پتھ اشتمال
ہو منا سُے اوس کامِل پیر زِ دُن ذاتِ خفش
اوس نبیس پتھ فدا با اہل وبیت وصحب وآل
سُے امامن تہ بزرگن صدقہ سینۂ اوس معتقد
ذکرِ حق تہ وردِ حق کرہ دُن ہمیشہ ماہ وسال
ہر صبا اورادِ فتحیہ پرن سُے شوقہ سیت
باعقیدت آسُس پتھ چھی گواہ تمُسندِ یہ حال
با جماعت پنجگانہ فرض در مسجد پرن
بے ضرورت ترکِ سُنّت گو نہ تس در ہیچ حال
کرِ ہمیشہ تم نماز جمعہ و عیدین پُور
سارِ سُنت تم تنُس پت کرادا با اتصال

نفلہا در روز و شب خواندی ادا کردی دعا

در مناجات الٰہی کردی از دل ابتہال

در ادائے نفلہا قربیست موعود از خدا

قرب نفل تام اے جویندۂ قرب و وصال

از پئے خیریت اہل تطوع در امور

"فہو خیر لہ" ز قرآن خوش بر آمد حسب حال

جبر و تکمیلے بنقصان فرایض میکند

گاہ واجب گاہ سنت گاہ نفل اے باکمال

ذکرہا میگفت اما اکثر اندر ذکر دل

پاسداری نفس ہا را نمودی اشتغال

پاس انفاسے کہ آمد شرط رہ باشد دو نوع

اولا ذکر جلی دیگر خفی اے نیک فال

ہوش در دم بودش و خلوت ابیات انجمن

استقامت بودش اندر نفی خاطر لایزال

تن بخلق و جاں بخالق داشتی زیرا کہ او

دم گذشتہ دم بدم میکرد ذکر قلب فی الحال

نفل پرتھ رات دوہ دستِ دُعا آسس بُلند

دم دُفتھ ہا چند پھتھ از حق کرن ہر دم سوال

نفل پرہ نش منز چھُو قربک وعدہ از طرفِ خُدا

پور نفلاک قرب کر حاصل چھُکھے زارن وصال

اہلِ نفلن خوشخبر دیوان خبرچ پانہ حق

من تطوع فھو خیر لہ القرآن حسبِ حال

چھُوسے گژھن ثر ژھنک چھُو نبر پوراز نوافل تھاوکن

واجب و سُنّت نہ چھی تتھ وا تشادن تا کمال

ذکر ادس اکثر کرن لیکن دلی ذکرس اندر

پاس انفاسک سکھاہتس ادس روزن اشتغال

پاس انفاسس چھنیا ژھے تس نم ددشوی چھ شرط

اکھ جلی تہ اکھ خفی تھو باد ثری اے نیکفال

ہر شہس منز ہوش ادس منز لگن واصل بحق

استقامت پور تھاوت خطرہ اُن تم درنہ وال

تن تہنز منز آس لوکن دِل نگر سجیہ خُدا

دم دُتھ سوی دمبدم مشغول ذکرِ قلب و حال

اشتغال = شغل + نیک فال = نیک بخت

در جوانی شدش آغازِ کشفِ رازہا

از عنایات و کرم ہاے کریم ذو الجلال

کشفِ اشیاء ہر کرا سابق فتد بی اجتہاد

اوست محبوب خدا در پیش دانایانِ حال

سالہا حق را عبادت ہاے گوناگون کرد

تا شد اندر طاعتِ حق فدا و با تند دال

فہم شد والله اعلم از کلام طورِ او

آنکہ بود اہلِ شہود و قرب و دیدار وصال

تربیت بودش ز روح انبیاء و اولیاء

پس اویسی بود و بشنو این سخن را بیجدال

ہر کرا از غیب روح رہبرے ناصح بود

او اویسی باشد اندر اصطلاح اہلِ حال

بود اویسی ہمچنین بعضے شیوخ نقشبند

دیدم این مکتوب در تصنیف شیخ خوش مقال

شیخ میرک میر سیّد ہم اویسی بودہ است

آنکہ در تقوی است حالا مفتخر سادات و آل

در جوانی اوس کشفِ رازہ کے آغاز تس

از عنایت گومتس یا در کریم ذوالجلال

اجتہادہ بر ونھڑ پیس وبیس چھُہ سِپدن کشف راز

تس ونن محبوب حق پُنز پانٹھ دانایان حال

سالہا کرُتم عبادت رنگہ رنگہ حضرت حق تس

الف قد کٔر کرِ عبادت گوس مثلِ حرف دال

از کلام طور ترُ واللہ اعلم فکرہ مثر

اوس حاصل تس شہود و قرب و دیدار و وصال

تربیت کرُ انبیاء و اولیاء و پانہ تس

سُہ اویسی اوس بے شکھ کرزہ پرھٲتھ بے جدال

رُوح کانہہ رہبر گیس کرِدہ غیبہ بیٹھی رہبری

چھی اویسی تس وَنن در اصطلاح اہلِ حال

چھی اویسی آسمت بعضے شیوخ نقشبند

ییہ رسالہ فارسیہ تصنیف شیخ خوش مقال

شیخ میرک میر سیّد آس اویسی آسمت

آس تم بڈ متقی بیہ مفخر سادات و آل

بے جدال = لڑائی اور جھگڑے بغیر

بارها چوں صحبت آں میر مشفق دست داد
در بیاں آورده ایں معنی خود آں صاحب کمال
ریشیان اینجا بار اکثر اویسی بوده اند
چشم عبرت بیں شاں را بود از غیب اکتحال
شیخ نور الدین ریشی پیر جمع ریشیاں
زاهدے خوش بود و باحق داشت بسیار اشتغال
بود با تجرید و تفرید اهل صوم دهر نیز
تارک لحم و عسل سیر و بصل بسیار سال
صاحب کشف و کرامات بود و لطفے خوب داشت
هم اویسی بود و گفت ایں راوی صادق مقال
شیخ سامانی چنیں را نیز خدمت کرده بود
پیر خویشش خواند در نظم خودش بے احتمال
شیخ بام الدین و زین الدین ریشی میشدند
پند از وی گرفته و عزلت گیر در لطفے خیال
بعد ایشاں بود بابا شکر دین در شیرکوٹ
بوادل سالها عزلتگه او سنگپال

بارہا حاصِل گَمُت چھُہم پیر مشفق سُند نیاز
بادِسُت چھُہم تِم یہ معنی اوس بُڈ صاحب کمال

ریشیانِ کاشمیر ساری اویسی آسمت
تِم اولی الابصارہ چشمن اوسکھ ازغیب اکتحال

شیخ نورالدین ریشی پیر سارِن ریشین
زاہداہ ژٔرت اوس تس ذاتِ حقس سیت اشتغال

سُے محرداوس تہ گوشہ نشین بیہ روزہ دار
بازتے بیہ مانجہ تراؤن رٲہن پران لیبار سال

صاحبِ کشف و کرامت کیاہ مُدرِ سند کلام
اوس اویسی سُے ونن لسے راوی صادق مقال

شیخ سامانی حبیبس کرِ سٹھاہ خدمت تمہ
پیر یہ حق یانہ تِم تسلیم کُرو بے اہتمال

شیخ بام الدین و زین الدین تس نش آس پوان
ہنز گژھن پند و نصایح آس روزان در خیال

بیہ بہن پتہ شیر کوٹس منز سُہ بابا شکر دین
دہرہ بُڈ گوڈہ بیو ٹھکُن زِنو در مقام سنکپال

اکتحال - سُرمہ لگانا ۔ اشتغال - شغل
سنکپال : ایک جگہ کا نام ۔

خدمتِ نوروز ریشی در مقامِ یونو بود

داشتم با او محبت دیدمش خوش قال حال

نیک مردے گنگ ریشی در مقامِ پشکر ست

در جبل خلوت گہ او بود بالائے قلال

خواجہ ارزن بودہ عاکف درمیان چیرہ ہار

بانگ میگفتے باسلوب از نواگاہ غزال

ذو فضایلِ میر یعقوب ست از نواب ما

سید ست وہست از اجدادِ قاضیؔ بجلال

خواجہ داؤد ست از اصحاب ما مردِ نکو

خادمی این دُعاگو میکند با صدق بال

یار من میاں بہادُر عاکف اندر سِیر ون است

ذاکر ست و بر خدایش ہست نیکو اتکال

مخلص نو شیخ حیدر اہل کشف رہ جہا

صالح و خوب است و آزاد ست از قیدِ عیال

مستجاب الدعوت و واقف بہ بعضے رازہا

مخلص ما شیخ او تربت اندر ناوہل

قلال = پہاڑوں کی چوٹیاں + اتکال = تکیہ ، اعتماد ، بھروسہ

ناوہل = ایک گاؤں کا نام

ہیر مقام بہ تورِ روزاں اوس سُے نور وزریشو
نُہ ٹھر اوسُم سُے سٹھاہ رُت اوس تمُند قال و حال
پُشکرس منز کنگ ریشی نیک مرد اوس کیاہ
منز پہاڑن بالہ تہرن بیٹھ سُہ روزان پیر قلال
چِلہ کش منز چیرہ ہارس خواجہ ارزان تس وُتھ
بانگ تمس منز دِل گُژھا اللہ اکبر لِیے رِشال
میر یعقوب نوالس کیاہ فضیلت وُنن
سیدا کیاہ رُت سوا اجدادِ قاضی بلال
خواجہ داؤد اوس ساند وستھن منز نیکمرد
خدمتھاہ کرِتھ سٹھاہ خوش روزِ تس ذی کل حال
یار میانو میاں بہادر ہر دِنس منز چِلہ کش
بانو کل ذاکر اُرت جیمس حقس پیٹھ اتکال
سانو مخلص شیخ حیدر اہل کشفہ منز اوس
سالکا رُت عابدا اوس نہ کانہہ اہل و عیال
بعض سرن مَنزِ سوداقس تس پیٹھ نا پیدن قبول
شیخ اوتر سانو مخلص بس چھ یتہ زان نا ڈال

قلال = پہاڑوں کی چوٹیاں۔
اتکال = اعتماد۔ تکیہ

حاجی بلخی است از یارانِ ما پر ذوق و شوق

چوں کبوتر ذاکر ہست اندروہاش پر و بال

یار ما داؤد بید نیز اہل واقعست

ہست مدفون والدِ او در زمین کوٹوال

ہست بابا حیدر از اصحاب ما در تیلہ مول

اہل ارد و اہل عشق و اہل کشف و اہل حال

ہست [illegible] با نز از اہل عزلت اندر رشیہ ناگ

مخلص است و قانع است و صادق او ہم بس کمال

یار ما خوا[illegible] محمد در مقام چونٹہ مول

گوشہ گ[illegible] فتہ بہر اعتکاف و اعتزال

لُپ ریش[illegible] لعوقی ہم ہست یار معتبر

ہست از [illegible] غوری و نوکہ اللہ لا مثال

از مقامات زیارات شریف ریشیاں

چار واش [illegible] زیو و اپنچ است اخون شغال

ہست ازیں [illegible] ہم کیرو یارو ناغہ نار

پشکراست [illegible] ید کوٹ و ہم مقام زندہ پال

شوقہ تہ ذوقہ پرٛنتھ حاجیؒ بلخی پارسانٛو

زٕن کیتھٕ تر ذاکرا کرِیس عطا حق پرٛزنہ بال

پارسانٛوی باخبر داد دستٕید تا وتس

بایہ چھُوس مدفون گوٗرٕت درٕ زمین کوتوال

بایہ حیدرہ پارسانٛوی تیلہ ہیو لگ روزہ زٕن

عشقہ واوکُ واو دِلہ کشفک تہ حالک اہلِ حال

شیمہ تاگس ہیٛتھ ہیٛتھ کٔن زٕ لوٗ چھُو ملا پارسانٛو

مخلصاہ پرٛ زلوٗہ پاراہ با قناعت کم سوال

چوٗنٹ ہیٚلک روزہ وُن خواجہ محمدؐ پارسانٛو

چلہ کٔش گوشہ نشین اندکُن ہیٛتھ درا اعتزال

روٗپہ ریشہٕ و پوشیدہ پاراہ سانٛو وار اہ معتبر

کم کٔھش تہ ذکیارس مترٛسو صاحبِ لبے مثال

ریشہ مقاماتن اندر چھُوہ ثار تہ سیرِ عشمقام

لوٗسہ ذو تہ اینچ ہیٚتھ اسلام آباد نام حال

ریشہ مقاماتن منٛز چھُوہ شامل کیٛر پارٕ تہ ناغہ دار

پدٕر گوٗٹ اکھ بیا کھ اتھ پکر ہیٚنٛز قاسم ژندہ پال

اعتزال = خلوت نشینی

معبد دائمی نظام خوش که درکهو پہامہ است
مشتمل بر باغ و غار و چشمهٔ آبِ زلال
گفت دیدم موسیٰ و عیسیٰ و الیاس و خضر
گوش میکردم نصیحتہا از ایشاں بیمحال
گاه گفتے دیده ام من روح داود نبی
از زبان او شنیدم ایں نصیحت حسبِ حال
گفتے اکثر دیده ام پیغمبر و یاران او
نقل میکردی از ایشاں پیش ما لطفے مقال
گفت دیدم مرتضیٰ پرسیدم از وی حال رفض
گفت ہست البتہ در سب مسلمانان وبال
چار یار مصطفیٰ را دوستی باید نمود
حسب حالِ دوستی بنگر بریں حرفست دال
کردن افراط در حبِ علی منغوض اوست
بے تعصب حبِ شاں دارم خوش است ایں اعتدال
در دعاے جملہ خیل نبی گویم بدل
باد رضوانِ خدا نازل بر ایشاں کُلِ حال

میانو معیدُ رت سٹھاہ کہو بہام جھیں سارئ اوُنن

پوشہ بانغاہ صاف غاراہ آب چشمن مُنھدنِ لال

دہُو نٹو موسیٰ تہ عیسیٰ حضرتِ الیاس و خضر

بوزہ تم پنہ نیوکنو تہنزی نصیحت بے محال

حضرتِ داوودہ مُند جہیم ردح وچھِپت دپوتمو

ییں نصیحتھ تم کرم آیم سہ ساری حسب حال

ڈیٹھمت حضرت تہ بیہ اصحاب تہندی چھیم لبا

ای وتکھ قی آس فرماون سٹھاہ تہندی انقال

پانہ پرُ زُہ شیر خُدا لیس حال رفضنک رشین

صاف وہس مُسلمن رہ دیدورن چھی ڈدوبال

دوست تہنزی چار یارن پورکرشرطِ وفا

چھُس کرن امیچی ذلالت نہ دوستی منز حرف دال

حب علیس منز کرن افراط چھُی تس ناپسند

بے تعصب بہُم محبت خوش یون چھیم اعتدال

فوریج نبیس سارسی سوزن دلُک چھی یہ لوی دُعا

راضی روزن ربِّ اکبر سارنی پیٹھ کل حال

ذلال = صاف، دشفاف +

نیز گفتے دیدہ ام من بارہا مردان غیب
پس بشارت بر بشارت شد شنیدہ زین جلال
حال خود تصحیح کردہ سلسلہ نامہ گرفت
از جناب شیخ حمزہ نایب سیّد جلال
یک عمامہ با کلہ از وی تبرک یافتہ
نیز یک سجادہ کاں بودہ از ابریشم جمال
متصل این سلسلہ زین خانوادہ میرسد
با امام المتقین کرار در امر قتال
ہادیٔ مطلق علیؓ مرتضیٰ شیر خدا
غازی کش بود مرکب دلدل زیبندہ بال
در ہزیمت میشدند اعدای دین از خوف او
ذو الفقار خویشتن را چوں بیا دی الجلال
زاں کہ ہم کاں دشمنش ا دزاں ہدشت از ربہ
منجمر سلماں شدا زغیرت پس از بابا رسال
او مکرم کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ
خاص گشتہ ایں دعا در شان آں فرزند قال

یشین فرماؤ ڈیچم بارہا مردانِ غیب

آسس دیوانِ رہ بشارت خوش خبر تس تم رجال

جاں کوی صحبت کُرلھم رہ ڈوسلِک شجرہ رتو

از جنابِ شیخ حمزہ نایب سید جلال

اکھ عمامہ بیہ کُلہ حاصل تبرک کُرُ تِتو

بیہ لیو کھ سجادہ اکھ یُس اوس از پشم جمال

یا امام المتقین پیوستہ یہنُدی سلسلہ

دُشمنن بیچھ بیم تِتُس ہیتھہ حملہ کنہ وروز قتال

رہنما تُوی علی مرتضیٰ شیرِ خدا

تس جوان غازیَس دلدل گرِس شوبن ایال

دشمنان دیب ژلن خوفہ تُن درہ وقتِ جنگ

بام دیوان ذوالفقارس اوس بیز نِ انسلال

بس مدد کرُمت تمہ دردشت ارزن اوسس

غیر تس منز یاد مسلمانس کرکھ نے قیل وقال

شُوی کرّم اللّٰہ تعالیٰ وجہہٗ

ای ذعا مخصوص گوّتس اوس بڈ فرخندہ فال

رجال = مرد، لوگ۔ + قتال = جہاد۔ جنگ۔ + انسلال = نکالنا

پشمِ جمال = اونٹ کی اون + ایال = گردن کے بال (گھوڑے کے)

قایلِ این نظم را پیرو مجیز او بوده است
کاملُ الحالی براه آورده بس اہلِ ضلال
دارم اندر مدحِ او نظمے کہ بعد از سمعِ آں
قایلِ فیضش شدند اصحاب وکبر و اختیال
یا ز اندر صحبت فیاّض این ثانی مجیز
فیضہا بگرفتم افزوده کمالِ بے کمال
غیرِ ایشاں نیز پیرے چند کامل دیده ام
دارم اندر جمعِ مقبولانِ شاں ہم اندخال
اولیں پیرِ ارادت پیرِ صحبت دیگراں
ہر مربّی را دعاے خیر میگویم ببال
یا الٰہی ہر مربی را بقدرِ تربیت
ده جزائش بیشتر از من چوں توئی فیاض لال
یا الٰہی تابعالم را ہمہ توفیق بخش
حالِ استقبالِ شاں کُن بہتر از ماضی و حال
یا الٰہی جملہ گی اولاد و احفادِ مرا
نیکبختانِ دو عالم ساز و مقبولُ الفعال

ہردی ریشی غاکیٛس چھُوی یا اجازت پیر بوز

کاﷲ یم در ہدایت ان سِٹھاہ اہلِ ضلال
تسندِ مدعکو نظم چھُم اکھ تِھقوزہ بوز تھ گسِٹھاہ

ڈنگ نہ قابلِ فیوضنک اہلِ نخوت تہ کنھال
صحبتس اندر بہتھ فیاض پیرن فیض دتو

فیض رٹ رٹِ گوم مے حاصِل کمالس ہنرکمال
بیہ تہِ چھِم مہ ڈیٹھمت پیران رہبر دار باہ

چھوس تہند منظورِ خاطر آس تم صاحبِ کمال
گوڈ نکوی پیر ارادت ییرِ صحبت آسِ بیہ

تربیت یم یم کرم تس چھُوس دعاگو شکرِ حال
اے خدا یرِ تھ ہا دِیں کرمُت میہ یم یم تربیت

رُت تہ بہتر دِس جزا دشن ثہ نش سار دی چھُو حال
تابعِن میانین آلٰہی کر عطا توفیق ژےٚ

کر تہ استقبال تہندوی بہتر از ماضی وحال
آل نہ اولاد میانی مردو زن خورد و کلان

دوِن جہانن ہنز سعادت منز اے ربُّ الجلال

اہلِ ضلال = گمراہ لوگ +

جملگی اہل حقوق و دوستداران مرا
یا رب افزون دہ ثواب از قدر انبان وجوال
یا الٰہی اہل عالم را ہمہ اصلاح بخش
خاصہ خویش و اقربایم را مثال عمّ و خال
کرد مسجد را بناء و نیز مہمان خانہ ہا
مقبرے ہم خوش مرتب کردہ بہر یادِ مآل
دادہ مصحف ہا بوقف و خیر جاری دوست داشت
اولاً خود خیر کردے پس شدے بر خیر دال
کردنِ کشتِ زراعت بود اکثر کار او
احتیاط او بسے بودہ است در اکلِ حلال
نیز بعضے ریشیانِ آستانش کردہ اند
بہر وقف حامیانِ اشجار گوناگوں نہال
از قناعت ترک زینت در لباسش خوی بود
پوشش او اکثر اوقات بود بیک پشم شال
سوی کفش و موزہ و سر موزہ اش قیدے نبود
گر بہ رفتے پا برہنہ گہ زکہ کردے نعال

دوستدارن میانہ فی خفدار ویارن سارنی

کدعطا نیکی سستھاہ ڈیشن مہ زاہ حزن وملال

اے خدا کل عالمس اصلاح کر احسان کر

آشناون سارنی مائمن چھن یا غم و خیال

مسجدن مہمانسرائن ہند بنا کرُ ریشین

بلکہ اکھ رٹ مقبرزن یادگار اُ بر مآل

وقف بغاو قران تمو چھکھ خار جاری تا ابد

یانہ کر نیکی تمو بغاو کھ سستھاہ کیاہ رژ مثال

اکثر اکشت وزراعت یانہ کرہ مُت ریشین

اعتیاط سیت کرُ حاصل تمو رزق حلال

پیروی کر ریشیو امہ آستانہ خاصہ کیو

قسمہ قسمہ میوہ کل لاگنھ تمو کرمت نہال

سادہ پوشاہ قانعاہ اوُس نہ زاہ زینت پسند

تال آس تس نمنل پوشاک یا ازتیم شال

ریشین کرموزہ مس پانار لاگن کرُ پسند

اوس ننہ و وُرے یکن گاہے کرن گاٹنگ نعال

آمال = انجام - عاقبت + نہال = لگانا - بونا + نعال = جوتے

نعل پوشی پیروی مصطفےؐ و مرتضیٰؓ است
مصطفےؐ ابداشتی مرنعل خودرا دو قبال
پوششِ بعضے مریدانش زروے مسکنت
ژندۂ کہن است یا خود خرقۂ چرم و دوال
درا وایل درخلاف نفس کوشش کرده بود
در ریاضت ساختہ نفس و ہوارا پائمال
میکند ثابت عدالت دوربودن از حرام
زہد پرہیز است از بعضے مباحات وحلال
بازداراین نفس را از جملہ شہوات و حظوظ
کرده تابع بر حقوقش بر دربار تعال
تاز فضل حقتعالیٰ بعد صبر و اجتہاد
یافت گشتہ بانعم رہ بامراد خود وصال
زاہد مرتاض بود واز ریاضتہای اوست
صوم دہر و ترک لحم و ہم دوام اغتسال
ہرکہ صوم دہر دارد جاے او در نار نیست
ہست مروی این حدیث از خواجہ خلق و بلال رضؓ

نعلپوشی اوس عادتھ حضرتن بیہ حیدرس
حضرتن نعلین خاصس آس آسن زِ ی قبال
آس آسن نمتدین مسکین مریدن بعضیَن
پرانِ جندہ نال ژھمنت خرقہ چرمک بیہ دوال
اولاً کوشِش کرکھ وارہ تموٗ نفسس خلاف
خواہش نفس و ہواساری تمو کر پائیمال
پرٛو پِہو حکمِ شرع روزن دوٗر لازم از حرام
زُہد گو پرہیز تھاوُن کھنونہ روزن منز حلال
شہوتو نِش پتھہ رٹُن ژی نفسِ امارہ نِبُن
کر قناعت پیٹھ حقس رازق چھُ ہا کھ بار تیعال
صبر تہ تکلیف ژالِتھ گوس یاور فضلِ حق
وانتوٗ راہِ مستقیمس گوس ادہ حاصِل وصال
تا ہداہ تھود زنگہ رنگہ کرِ ریاضت تم سٹھاہ
صوم تھاوُن ماز تراوُن ہر صبا با اغتسال
ییٚس ہمیشہ تھاوِہ روتہ دوزخس منز جیہ جای
تم تلیقن کرُ ہیوٗی ارشادیس تو کر بلال رض

نبال = تسمے + دوال = چمڑہ + پائیمال - روندھنا
اغتسال = غسل کرنا + بلال رض - حضرت بلال حبشی رض

سالکا حاتراپئے تقلیل شہوت روزہ است

امرِ پیغمبر اگرچہ ہست زن کردن حلال

عیسیٰ وہم ام وی و یحییٰ مجرد بودہ اند

ہم اویس و رابعہ دیگر گروہے زاہل حال

در محبّت بودن اے سالک تواند صبر کرد

خوش بود تا در رہِ حق ماند او فارغ بال

شرطہائے دعوتِ اسمائی حق محفوظ داشت

بودہ در درگاہ حق زانرو وی مقبول السوال

ترکِ حیوانی وہم سیر و پیاز و گندنا

ہست شرط دعوتِ اسمائی حق اے خوشخصال

گوشت دادن در حساب ہیچ کفارت خوب ہست

میکند براہت در وے خوفِ اسراف و محال

چوں بلذّت میدہر تا نخورش لحم آمدہ

ترکش از خوف حابش گیر و میدانش حلال

گوشت را چوں خاصیت سختیِ دل ایں لِنا ست

ترک آں بہتر بہ عند البیت و اہلِ اعتزال

بے نکاحن روزہ چھے از نارِ شہوت زن سپر

گہ چھِ کرُ خاندر کرُن پیغمبرن اسہِ پٹ حلال

مریم و عیسیٰ تہ یحییٰ چھی محبتہ و آسمت

رابعس تہ ببیر اویسس ہی سٹھاہ بیہ اہلِ حال

روزہِ سُی فارغ تہ خوشدِل بالیقیں یم صبر کرُ

سالکن توفیق تجرید ک دِین باری تعال

دعوتِ اسماے حقک پور کورمت شرط تم

گے توے مقبول در درگاہ حق مستند سوال

ترک ماز ک گندہ پرانگ سیر لیفنے رُہنکوی

دعوت اسماے حقک شرط چھُوی ای خوشخصال

گہ اداسپدن کفارت مستحق ماز دِت

انتہ اندر چھُوی خوف اسراف ک اداسپدن محال

ماز چھُوی سرد ارسہ گُے وجہ چھُوی لذت امکو

چھُوی ساینک خوف گہ تراوُن مگر ترانن حلال

میل سپدن سوی زن سختی دیچ ماز ک اثر

زاہدن کتو ترک ہیتہ ہم چھِ اہلِ اعتزال

اعتزال = خلوت نشینی

مالکِ دینار چوں از زہد خود دادی خبر
گفت گاہے گوشت من ہرگز نخوردم بیست سال

ہم علیؓ مرتضٰے از زاہدی لحمے نخورد
جُز ز قربانی خود جز و کبدِ قرب طحال

نیز قربانی نکردہ خود ابوبکرؓ و عمرؓ
تا حرج در ترک آں نبود بکم دار اماں

نیزِ عثماںؓ مثلِ قرباں در تقرب با خدا
خیر کردہ در رہِ حق زندہ اسپان و جمال

بر فقیر و بر مسافر نیست واجب اضحیہ
ایں روایت ہست اندر فقہِ دانائے کمال

ہر کسے را وقت قربانی واجب فوت شد
واجبش باشد قضا یا زندہ دادن یا بمال

گاہ نفسِ خویش را قرباں راہِ حق کنند
بار یاضت سالکاں بہرِ حیاتِ قلب و بال

گر ہمیخواہی کہ خیرت چند گہ جاری بود
بامساکیں زندہ دہ حیواں چو گاوان و نغال

مالکِ دینار سالکِ ادیں نارِک مانہ گوئی
پانہ تم قہ ماو تہ ادم ماز گھنہ تا بِست سال

شاہِ مردانِ نہ کیبو نہ ماز پہ ہمیزی گرُوکھ
پیٹہ نہ قہ بانگ جگر پہلو کیموکھ بیہ جنو طحال

کرُونہ قربان حضرتِ بو بکر و فاروقِ امی
پتھُو نہ یوزن کا نہ حرج نہ بم چیہ بے مال دمنال

مثل قربان زندہ دنتِ ادینٹ گرِ شُما ننی
کوُرنو حاصِل تقرب با خدائے ذوالجلال

کہ چھ قربانی کرنِ واجب فقیریں بے زریں
ای روایت چھی کرن منزفقہ داناے کلال

وقتِ قربان فوت ییں گو تس سیُن واجب قضا
در قضا دتین سوُ زندہ جانور یا نقد مال

پننہ نفسک داند در راہِ خدا قربان کرُکھ
زندہ گو دل سالکن حاصِل کرکھ قرب و وصال

ژی غرض پیٹھی غار جاری تھا ونگ بعد از حیات
کہ تہ مسکینن عطا گوڈ گا دیبہ زندہ لگعال

طحال = تلّی ـلگعال = قاطر ـ

ترسگاری در کم آزاری بجانداران بود

تا توانی خود مکش مور ضعیف هیچ نال

قتل هر موذی درست جمله آنها که ایذا میکنند

نهی کرد آنکه سنت مانند مسواک و خلال

مصطفی ما جمله را قطع ضفادع نهی کرد

زانکه تسبیح است از ایشان از همه صوت و مقال

چون باسراف و معاصی کاهش نفس آمده

خود بپرهیز و قناعت گیر نقصانی مبال

بشر حافی کرده پرهیز از طعام با مزه

از زمان توبه خود تا زمان انتقال

یک قدم بر نفس خود نه یک قدم در کوی دوست

خلوتین قد وصلت گفته اند اهل وصال

بشنو این مضمون که آورده است در منظوم خویش

عالم رومی که نامش بود مولانا جلال

در طریقت لقمه نیکو است کاهل را حلال

منصفا چون تو نه کاهل مخور میباش لاابالی

کم اِنا ڈنو جانورن خوف خڪ ٿيو ثبوت

وارہ پکھہ کھورتل وتن منز ذرین منہ موڑہ گال

جانورن قتل مکر موزین زندہ مہ تھاو

منع کرُت تم پسند سنت چھو مسواک و خلال

ان مارن منع کرٹر رحمتک پیغمبرن

چھے پرن تسبیح کن ٿئو کیاہ مُدرتند مقال

کمنہ اسراف و عصیاں ٿيو خسارہ اتھ اندر

کر قناعت روز پتھ اتھ نفسِ امارس ثہ گال

ترک کر دُنیُک لذتن کُنو چھو چھو بشر عافین

یِنہ تو ہیر کرُت ہیت تام سیپنک انتقال

تھاو نفس پتھ قدم اکھ بیاکھ تھو در کوی یار

خط بھر فرصلت چھی و تال اہل وصال

مولوی روحین الموت یہ مضمون در کتاب

عالما کیاہ ناسور ٿیوس نا و مولانا جلال

مردِ کامل آسہ یُس اکھ لقمہ کھنوس چھو روا

منصفی کر ٿيو کھتہ کامل مو کھِر کھوب لاگ لال

انتقال - مرجانا - رحلت کرنا + اہل وصال - جن لوگوں کو خداوند کریم کے دیدار کا شرف حاصل ہوا ہو۔

ہست مختار لب شیخاں جدا خوردن طعام
تا نگیرد نائد از ہم کاسہ لقمات ثقال

غسل کردے بارہا ہر روز با بہرِ غسل
مختتم میداشت آبِ جاری و ماءِ زلال

گفت در غسلِ دوامی جیحو نہایت سودمند
دل ہلین تہ غم زلین روشن چہرہ سپین برز وال

بر وضو دیگر وضو نورٌ علی نور آمدہ
غسل بر غسل ار کنی زاید بود نور آن مثال

در زمستاں کردن غسل و وضو با آب سرد
در ثواب آمد برابر با غزا و با قتال

در خبر آمد کہ پاکی نیمۂ ایماں بود
مقبل آنکو یافت توفیق اندریں بے انفصال

ہست معروف آنکہ غسل جمعہ سنت ساختہ
شارع دیں آنکہ میکردی بخلیں انغال

پیش مالک آنکہ دارد در طہارت احتیاط
فرض داں با غسل جمعہ ایں بدن را ابتلال

کھٹو کھنگ عادی سٹھاہ پیرِ طریقت بنُ بنوُ ہی

پھُتو نہ تلہٕ ہم کاسہ سی نشہٕ زیادہ لقماتِ ثقال

بارہا روزانہ غسلُک اوس عادت ریشس

آب جاری تس یوان خوش اوس بیہ آب زُلال

دپوُ نمو غسلِ دوامی چھُہو نہایت سوُدمند

دِل پھلن نہ غم ژلن روشن چھِہ تن برزوبال

باوضو چھِوکھ بیہ وضوکر لوزلوزس پھٹہ ہری

غسل غسلس پھٹہ کرُن انوار ہر پچ رژ مثال

سرِ دآیہ سبت ونس منز کرن غسل و وضو

منز نوالس چھُہی برابر زن مجاہد در قتال

پاک روزُن نصفِ ایمال دژ خبر ای حضرتو

سُی چھُہو مقبول ازل توفیق یس دِیہ حقعال

غسل جمعک سنّت پیغمبرِ اسلام چھُہے

آسہِ تس تسمہ نعلین پاکس زی دوال

غسلِ عیدس رُتبہ فرضُک دتوُ امام مالکن

منز طہارت اغنیا ٹھُک دار یاہ اوسکھ خیال

لقماتِ ثقال = بڑے بڑے لقمے + آب زلال = صاف پانی + قتال = جنگ

دوال = چمڑے کے تسمے

غسل کردی بے جنابت ہر سہ روز ای نبی

دروقتے و ہم در دوشنبہ بہ بیا تک اغتسال

نقل دارم آں کہ در ہر چار شنبہ غسل ہست

سنت شیر خدا کش خصم گشتے چوں شغال

گشتہ دارد آنکہ دایم روز جمعہ غسل و وضو

غیر خواہد مغتسل را تا قیامت نیکی حال

شکر را شیخ سنجاری نزد نقل حدیث

کردہ غسل از آب زمزم مستحب شاں ای نبال

گفت از فضل خدا مشہور من شد بارہا

آنکہ دارند ایں عیوب یا حسن اولاد ثمال

چوں بآب شاں طہارت میکنم ایشاں شوند

دائی اہل صلاح و با ملال از دوی خیال

گفت در آب رواں باشد ملایک زیں سبب

ہست منہی اندراں بے ستر عورت اندر حال

نوٹ - شایق نے مخدوم نامہ میں حضرت شیخ بابا داؤد خاکی کے حضرت ریشی رحمۃ اللہ سے ملاقات کے بعد کھاورپورہ کی طرف نکل کر راستہ میں کور نتن ناگ چشمہ پر خلاف معمول غسل کے بغیر چلا جانا اور اسی پر حضرت ریشی کے پاس ایک خوبصورت جوان کو دیکھنا اور دریافت پر معلوم ہونا یہ چشمہ کور نتن ناگ ریشی ذی شان کے پاس بہ سم شکایت حضرت خاکی حاضر ہوا ہے

غسلِ پیغمبرؐ غسل کرتُو ہر روز گُنہ گُنہ حضرتؐ

قدرو عاشورک دوشنبہ بیہ براتکس اغتسال

جُمعہ سہ پہ منٹو غسل پہ قصر بُدعہ وارہ گُپتم قیامت

بیُ وٹی شیرِ خدا دشمن ژرن تُس نش چوشال

غسل دوشنوپح ہباہی واہیم غیر دیکلی چُھے منگن

تا قیامت صاحبِ غسلس دُعاگو گُلِ حال

غسل گُرگہ در بخاری لکھوامن پرقہ حدیث

بیُ اصح الکتب چھے بعد از کلامِ حقتعال

باراُو فہیم اچہ از فضلِ حق دلپو ریشین

ہنشسی ہند خوبصورت شرتہ بیہ اہل و عیال

تہندہ آپسیت یاصت چھوس طہارت لوکرن

تم کرن نیکس دُعا پدن بدن ہند چھوکھ ملال

حاضر آسِن چھی لک آب دوانش ہنز دلوکھ

ننگہ آلیس منز اژن بے ستر عورت چھوی وبال

اغتسال = غسل کرنا

هم عبادت هست سوی آب دیدن گفته است
آں نبی کو داشتی نعلین خود را دو قبال

گر تو در آب روانی بر ملک خوانی دعا
گویدت آمیں ملایک از یمین و از شمال

رغبت غسل و دعا مے داد گفتا رحمت است
نازل آں ساعت که مے بارید باراں بر جبال

کرده تلقین ذکر غوطه خورده اندر حوض آب
خضر پیغمبر به بعضے مرشدان اهل حال

حق تعالی آب را ماء مبارک گفته است
هم طهورش گفت بیشک خالق ارض و جبال

از پے تعلیم آب و آبیاں کرد است امر
بدر کامل آنکه بود از بندگان او هلال

گر کند جمعے بهم غسل آں مبارک تر بود
کز جناب حق بقدر جمع می آید نوال

فیض صحبت یکدگر را هم سرایت میکند
زیں سبب میداں غنیمت صحبت هر خوش سگال

حضرتن دوٚن چھے عبادت آبہ سی کُن دِن نظر
آسِ نا نعلین پاکس آنجنابس زی دوال

پَرِ دُعا ملکن اگر آب ، وانس منز زٚہ چھوکھ
ہم کرن آمین ساری از جنوب وا از شمال

آسِ غسلس بیہ دعا سی کن کرتھ مایل دین
رحمتِ حق چھے دٔیِس یلہ رو دہ تہ سپنن چھہ بال

ذکرِ مہند تلقین کرُ غوطہ دوٚن منز حوضسی
خواجہ خضرن غجدوانی کامِلس بے قیل وقال

دون خداین آبسی ماہِ مبارک در قرآن
گو لقب آبس طہور کِ حاصِل از ربّ الجلال

قدر کرِ آبس نہ ملکن آبہ کُن تعظیم کرِ !
یمی چھُو اسرِ بدرِ عالم یتِ غلا ماہ ہیو ہلال

چھوکھ مُبارک گر جماعت یکوٹے کرِ غُسل زاہ
سینہ نازل از خدا زیادہ ہمّت جود و نوال

صبحنک چھوی اکھ اُکس سپدن اثر حاصل ضرور
چھُوی غنیمت نیک بندن منز یہن درجملہ حال

جود و نوال = مہربانی و عطیات ۔

بہر ایں معنے پیمبر وقتِ بیعت با نساء
جمع کردہ دست ہا در آب آوند سفال

اجتماع و اتفاقِ صالحاں در امرِ نیک
مورد رحمت بود نے فرقت و خلف و جدال

صائمے در آب اگر داخل شدہ غسلے کند
نیست اندر صومِ صائم ہیچ باس و اختلال

نیست باسے گر بوقت گرم یا آبِ خنک
کردہ تر جامہ دہد صائم بدن را ابتلال

میتواں گفتن ولی اور اچو ازوی دیدہ شد
آنچہ باشد اولیا را از علامات و خصال

اہل شرع قرب و بشرے ہم بخارق بودن است
از نشانہا ہاے ولی اے مومن حسن مآل

در حدیثش بود جاری حکمت و مرغوب بود
روے یا لوز و صفا بیش داشتہ ہم حسن فعال

ہست حکمت را معانی ایں یکے زاں جملہ داں
نصیح و افعالے کہ بخشد نفس ایماں را کمال

یاد کرہ بیعت زناش ہنز بشاہِ مُرسلین

دست با دستِ نبی گے جمع درطشتِ سفال

عین رحمت نیک بندن سیت روزن مُتحدّ

نفرتس منز چھو ہا عذاب حق مہ کرہ ہرگز جدال

روزہ دار آسہ بس اندر داخل گژھت کرہ غسل اگر

صوم لگسند روزہ قایم ایہ نہ تھتہ منز کانہہ زوال

گہ بیق منز سر دآ یہ بعیت چامہ تہ کرِتھ

روزہ دارس تہ بدن کرہ چھوس نہ روزن منز زوال

تس ہکو زانتِ ولی یس منز وچھو تم تم نشان

اولیاون منز علامت آسہِ یم رت رتِ خصال

با شریعت قدیہ والیں چھے بشارت از خدا

خرق عادت تہ کرامت اولیاون منہد کمال

کیاہ کلاماہ پرُز حکمت اوس بیہ دلکش لسند

روے نورانی تہ با تعریف تس ساری فعال

حکمتس معنی چھیہ داراہ اکھ تمو منزہ یادتھاو

ترھہ نصیحت تہ عمل یس بخشہِ ایمانس کمال

سفال = مٹی کے برتن - جدال - تنازعہ

ہست معلوم ہمہ یاراں کہ او را دیدہ اند
در رُخِ نیکوی او از نورِ حق بود اشتعال

گر کسے یابی تو با بعضے صفاتِ اولیاء
ہم غنیمت دان مکن از صحبتش اغفال

از خصالِ مردماں خذ ما صفا دع ما کدر
ہمچنیں از اعتقاد و قول خلق ای خوش خصال

با وجود عیب دیگر زاہل شاں آمد قبول
عدلِ کسریٰ جود حاتم زورِ دستِ پورِ زال

بے علامات و نشاں ہم ز اولیاء بعضے بود
دار و ایشانرا خدا از غیر پوشیدہ حال

علم تعبیر و وقایع نیک بید السنت و بود
اندریں فن اندریں اوقات مثل دانیال

چوں رسول اللہ گفتا پیر مانند نبی
پس چنیں تشبیہ در وصفش نہ لاف است او محال

ہر کرا پیرے نباشد پیر او شیطاں بود
پس بود بے پیر در نوعے ز انواعِ ضلال

ساڙي يار وڇوڙو ڇپتو ياد ڇهوڪي تي ساري
نور ٺهڪ تمندس رديس اندر اوس اشتعال

اولياءن سند صفت ڪيھ ڪيھ وڃاڪه ڪد ڪانه مٿر
جهڙي غنيمت عيب جوئي نش نين دل جلد ڏال

لوڪه ٿنهن خصلت وچپيهه رت رڳته ناڪاره مھرڻھ
بدعقيده تراوه ڪڻوريت اعتقاد لي خوشخصال

عيب بيبهه عاقلهو تراوته ڇپنا ڪرڻت پسند
عدل ڪسري جوه حاتم زور رستم پور زال

بي علامت بي نشان آهن ڪچهه بعضي اولياء
پا نه ٿيا ون حق جهڙو غيرت نش تهند پوشيده حال

علم تعبير سي اندريش اوس جاهل بڏ ڪمال
الحقه فنس منز اوس ريشي نيه وقتگ دانيال

پير جهڙي پيغمبرس هيوا ايڇهه قول مصطفى
لاف هيه جهڙو ته هيٺو بشر موزان اٿه امر محال

پير ڪامل ليس نه جاهل تس جهڙو شيطان راهبر
راه وٿه بي پير سي گمراه گوا اندر ضلال

اشتعال = چمڪ ۲ پور زال - بوڙهي ڪا بيٽا - رستم پهلوان ڪو ڪهتي هين

ضلال = گمراهي۔

اعتقاد اولیاء و حُبِ شانرا نعمت ہاست
اعتراض و بغض شاں شوم ست آں اسباب نکال
بہر ترک اعتراض اندر حق استاد و پیر
قصۂ موسیٰ و خضر آمد بقرآں حسب حال
کردن اندر اولیاء دخل و تصرف خوب نیست
رتبۂ شاں برتر است از امتحان و اکتیال
از اہانت و از عداوت ہم زا ہزاے دلی
دور باید بودن از خوفِ عقاب ذوالجلال
حق تعالیٰ دید بعضے را صلاح اندر غنا
در غنایش تربیت کردہ رسانیدش باکمال
ساز وار لیچ دینی گروہے صحت است
در بلا میباشد ایشانرا فساد و اشتغال
باشد استعداد بعضے درخور فقر و بلا
پس ترقی باشد ایشانرا بصبر و احتمال
انبیاء معصوم گیر و اولیاء محفوظ داں
صدق دل پیش آر و وارا ز بدگمانی احتمال

نفع چھوڑی منز اعتقادس تھاو حب اولیاء
بغض و کینہ نکتہ چینی حرف گیری چھے وُبال

اوستادن مُرشدن پٹھ کر چھو شوبن اعتراض
قصہ موسیٰ و خضر آمُت بقرآن حسب حال

کر چھُو لازم دخل دنو بیہ امتحان ولین کرُن
مرتبہ چھُوک تھد عطا گومُت ز ربّ ذوالجلال

وچھہ خدائن بعضیٔن ہا ہنز بہتری منز دولتس
دولتس منز تہ سبب کرنکھ عطا کرنکھ کمال

تندرستی منز وچھن یس بہتری تس فی ذٰلک
اوس تس بیمار گژھنس منز فسادک احتمال

بعضیٔن طاقت عطا گو فقر و فاقک از خدا
بہتری تہ برتری انکھ منز تہنز فی کلّ حال

پاک انہ لگ انبیاء محفوظ سارِی اولیاء
یژھ تہ پژھ کمہ ڈرنہ الیس کتھو مہ ہرگز بد خیال

کانہہ گناہ سہواً تہ عذراً حکمتاً نسیانہ سیٔت
سپدِ ولین نش اگر ظاہر مہ ان در قیل و قال

احتمال = شک، شبہہ۔

باضرورت یا بہ نیاز ی یا بد یگر حکمتے
از ولی باشد گنہ ممکن ولیکن لا یقال

دوستان اولیاء اندر دو عالم دوستکام
منکران شوم را خیریت شاں لاینال

ہر کہ ناخوشنود باشد اولیائے حق ازو
وقت مردن باشد ایمان ور اخوف زوال

اولیائے جملہ عالم را دعائے خیر گوے
تا شفاعت خواہ تو باشند در روز مآل

نائب پیران نہ ہر چند تقلیدی بود
ہر کہ یادمیکند بیعت مشابعت وصال

حق تعالیٰ شاد گردد چوں کسے تائب شود
شاہ را نیز ہم دہد آمرزش واصلاح بال

اے برادر تو بہ از بعضے گنہ چوں جائز است
توبہ کن ورنہ خوری حسرت چو باشی لا ابال

بعد توبہ گر مبادا در گناہے او فتی
باز میکن توبہ و غفراں طلب بسیار نال

کانہہ گناہ سہواً تہ عذراً حکمتاً نسیانہ سیت

سپدہ ولیس نش اگر ظاہر ہران در قیل و قال

اولیاوٕن ہند چھیہ یم منکر تِمن کرواتہ خبر

دوٕن جہانن منز چھُ تہندُی معتقد آسودہ حال

یس اکِس ناراض روزن دوستان خاص حق

وقتِ آخر چھُوی تمس ایمانکُی خوفِ زوال

سارنی خاصانِ حق رحمتک تحفہ ژہ سوز

تِم کرن ساری شفاعت چانی دررروزِ مطال

پیرہ شُند نائب اگر محض آسہِ تقلیدی کرن

یم کرن بعیت تسنز میلک خدا بیہ رحمت ہنال

شادگو تس پٹ خُدایم توبہ استغفار کرُو

شاہدن بخشن خدا انعام تہ اصلاح بال

توبہ چھُوی لازم تہ جائز اے برادر توبہ کر

ورنہ روزی منز دِلس حسرت ننگ بلیہ لااُبال

بعد استغفار اگر سرزد گناہا گو ژہ نش

توبہ کر بیہ مغفرت منگ گریہ کر کرزار و نال

روزِ مطال = قیامت کے دن۔

چو دو کس بہر خدا حُبّ و اخوت میکنند
جا دہند فردا مر اشاں عرش حق زیر ظلال

طاعت اندر چلہ را اسباب نجات دوزخ است
غیر ازیں ہم نفعہا دارد کہ باید در مقال

در طریقت دست و پا و رکبہ بوسیدن رواست
کیں تواضع ہست معمولِ شیوخ اہل حال

در شریعت ہم مناہیں بدعتے مذموم نیست
چوں ہمی بینی بدعتے مندوبہ یا حسنہ مثال

چوں زباں بکشادی اندر بحث توحید و فنا
عالمانِ ظاہری مانند بے از وی گنگ و لال

آنچہ بشنیدند از اسرار و حکم یارانش اند
نیست امکاں آنکہ گنجد عامیاں را در خیال

صاحب کشف و کرامت بود و با ہم حسن خلق
بود در روحش ذات حق را مظہر لطف و جمال

کشفِ او ارواحِ النبی بود و ہم جن و ملک
باز ارواحِ عموں و تیز جاہائے جبال

ہم نہ زن تھاون محبّت محض للہ پانہ وانِ
در قیامت تم بہن عرش خدائیں در ظلال
لبو نجات از نار تم ہم کہ عبادت منز چلس
اسہ سعا چھس نفع دا راہ ین نہ تم اندر مقال
دست د پاین نہ کو بھن اندر طریقت چھوی روا
بوسہ پیر کاملس دِتو آسہ تِمِس از اہل حال
اے مسلماں گہ چھ شرعاً سار بدعت ناروا
بدعت حسنہ اگر ڈیشک سہ کر ژی آہ و نال
پام موژ زن آس زلیہ در بحث توحید و فنا
ظاہری عالم گژھن اسہ س نشہ لہ تہ کل زن گنگ و لال
ریشین نشہ خاص یار د بوزہم اسرار حق
کہ چھ ممکن عام لوکن ین تمکہ فہم و خیال
باکرامت صاحبا کشفک تہ خلقک مغز ناہ
رُوح محمد ذات حقک مظہر لطف و جمال
کشف روح جن انسان بیہ ملا یکس اوس تس
رُوح ناگن منہ بگن لتن کن لیوان زیتھ چھیا ل

گنگ و لال = گونگے اور بہرے

گاہ گاہے مخلصانِ خویش را اخبار کرد
زانچہ می‌شد با جماد و با نباتش قیل و قال
گفت من دیدم ببابل دو فرشتہ گفتہ اند
زائرا ترا مادعا گوئیم بے ہیچ احتمال
او بفضل حق بکشفِ قلبی خود یافتے
حاضرا نرا آنچہ بگذشتے میانِ قلب و بال
بعد دفنِ مخلصانِ خود بحال قبر شان
مطلع گشتہ نمودہ کردہ شان وقت سوال
گفت از بہر زیارت روح غایب شاہ را
روح نبی آمدہ کردہ بایک ہم انفعال
گفت روح شیخ نورالدین الشمی دیدہ ام
غیب شہ را در زیارت آمدہ با صدق بال
غیب شہ بودہ است مخدوم عجائبات کشف
بود مخبر از ضمیر زائرانش قیل و قال
گفت روح شیخ بابا حمزہ را ہم دیدہ ام
ساندہ آنجا بیجا آوردہ با ما انفعال

مُخلصن تہ ہمنشینن اوس آگاہی گژان

سوی کنیٚن نش یا گلین نش یوتہ ہی کانہہ قیل وقال

ریشین دِہ دُپہ بالمیس انز وُتُھ دوپہ مکو مسیبت

اَسِہ چھہ ویون زائرن پنہ نین دُعاے احتمال

فضل حقہ تہ کشف قلبہ سیت تس معلوم اوس

حاضرو منزٕ یس یمگُ ایس ہے دِلس منز کانہہ خیال

مخلصن تہندہ وٕنہ پنہ گوژھس تہند معلوم حال

کرٕ وُزمتن امداد ہم اندر لحاظ وقت سوال

غیب شاہ مجذوب رستہ دو دچھ زیارت کرنہ آسے

روح تیمک بیہ ملایک اکھ ڈُلے یا اختلال

ریشین ہُنٛد چھُوہم مہ دیچھمت روح نوراللہ ریشہ لی

درزیارت غیب شاہس آو سُوی باصدق بال

غیب شہ مشہور اکھ مجذوب اہل کشف اوس

زائرن ہُنٛد حال دل معلوم تس بے قیل وقال

روح پاک شیخ حمزہ چھُوہم سپدمُت جلوہ گر

تم چھہ آمت اکو ڈلے کرہتھ چھُواس تتہ انتقال

اختلال = خلل   + انتقال = منتقل کرنا -

گفت خوش باشد زیارت کردن اہل قبور
ہم دعا شاں حاصلت وہم ثواب امتثال

در زیارات ولی نفع و ثواب دیگر است
خواہ در حال حیات و خواہ بعد از انتقال

صورت روح و دعا ہائے فضیلتہا بس
ہیں شدے کشفش ز فضل بادشاہ بے زوال

گفتے ایں حرز یمانی بادشاہ ہر دعاست
پس بخوانندش بتعظیم و شرائط بے ملال

باخبر از غیب گشتہ مخلصا نرا نقل کرد
خواندن من ایں دعا را در مقام شنگیال

ہر دعا خواں کیں دعا از وے بحال یافتہ
ہست زآفتہا مصون و حفظ باری لایزال

مستجاب الدعوتے بودہ است و حاصل گشتہ است
مخلصاں را چند مقصود است ازیں فرخندہ فال

ہست مشہور ہمہ یاراں کہ صحت یافتند
بیشتر جا از دعایش صاحبان اعتلال

امتثال =

اہل قبرن ہنز زیارت پچھے سٹھاہ بہتر کرن
اگھر گژھن حاصل دعا بیہ چھُہ ثواب امتثال

کہ بزرگن ہنز زیارت چھُہ سٹھاہ نفع و ثواب
زندہ ظاہر آسِتن نم خواہ کرِتن انتقال

تم دعاہن منز تہ درجن منز چھِ وچھِنت شکل ذرُوح
آس یم ظاہر گژھن تس نِش بامرِ لایزال

پیٹھ کتھہ دعاہک بادشاہ معنز بیانی دپہ تمو
کرِ و تمہِ تعظیم شرط وسان پیٹھ ہیوُرٹھ ملال

باخبر از عیب گو تہ مخلصن پنہن دون
چھُ یہِ پیرن خاکی یہوی اندر مقامِ شنکپال

ییس دُعا خوانس اجازت دِتوو دُعا یُز تگ تمو
سو نوبتہ رُود سُوی درِ حفظِ ربّ لایزال

مخلصن حاصل آسِین مقصُود تس نِش بارہا
مستجاب الدعوات سُوی اوس نافذ خندہ فال

سارنی یارن اندر شہرتا چھے صحت لبگ
از دعا اکثر مریضو آس یم در اعتلال

امتثال = حکم بجا لانا۔
اعتلال = بیمار لوگ۔

حاکماں صالح شدند از وعظِ با تاثیر او
وز دعایش گشتہ بسیار اہلِ فقر اصحابِ مال

والیٔ دوراں علی شہ دستدار صالحاں
پور او شہزادہ یوسف شاہ با جاہ و جلال

ہر دو ایشاں صحبت ایں پیر را دریافتند
ہر دو کردند سے دعائے خیر خود از وے سوال

از دعا گفتہ و ایشاں را مبارک آمدے
ہمدریں اشفاق ایشاں کرد از بیجا ارتحال

از دعائے روح ایں پیر و دعائے پیر و انش
ایں شہ و شہزادہ عالی باد و مقبول الفعال

یارب ایشاں را ز فضلِ خویشتن انعام کن
صحت ایمان و ہم توفیق عدل اصلاح بال

لشکرِ شاں باد با فتح و ظفر چوں میدہند
بر سر اعدائے دیں شمشیر خود را انسلال

علی شاہ چک اور اس کا بیٹا یوسف شاہ آپ کے معتقدین میں سے تھے۔ یہ دونوں علماء کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کے محبت کو باعث فیض جانتے تھے۔ یہ دونوں کشمیر کے حکمران حضرت ریشی کی صحبت سے فیضیاب ہو چکے تھے۔

راست گے گمراہ گیمت اوس وعظس ہتھو اثر

بس فقیر بس کہ دعا تم گویں حاصل زرنہ مال

صالحین منہد دوست وقنک حکمراں شاہ علی

بیہ تنند شہزادہ یوسف شاہ باجاہ وجلال

فیض صحبت کہ ہمتو حاصل ز ریشی دو شویہ

تم دعا ے خیر کہ نکہ تم کرن آسس سوال

یا ہم تل دستِ دعا تم گے ہمتن برکت عطا

کہ سیہے شفقت ہمتن پٹا ریشین تا ارتحال

بیرہ شند تندرن خلیفن منہد دعا آسن قبول

شہ تہ بیہ شہزادہ ہمتند روزتن آسودہ حال

یا الٰہی نعمتِ ایماں دنکھہ کہ نکہ کہ ہم

زو سلامت عدد لکوئی توفیق بیار اصلاح بال

آسنک منصور لشکر فوجہ دکھہ دیرچ ظفر

برسرِ اعدا کڑن شمشیرو دیت بلہ اِ انسلال

تا ارتحال = مرنے کے دم تک

انسلال = نکالنا -

یا الٰہی آنچہ نیک آید از ایشاں کن قبول
در ذنوب شاں ز عفو خویش کن حق سبحال

باد یگر جملگی اولاد و ہم احفاد شاں
نیکبختاں دو دار از بخشش باریتعال

بارہا از وے کرامات عجیبہ دیدہ است
مخلص او میر بنگر صاحب عز و منال

آں مقامات و کراماتے کہ از وی دیدہ شد
بیحسابست و کرا باشد شمار آں مجال

شیخ دیں بود اندریں کشمیر ہاراں ایں زماں
بہر فوتش "شیخ دیں بود" ۹۸۶ آمدہ تاریخ سال

چوں لفیض با کمال او ہر کسے را فیض داد
ہست تاریخ وفاتش ہم لفیض با کمال

اولیں روز مہ ذی قعدۂ امسال بود
ذکر گویاں نیم شب رفتہ مرض بودش سعال

بودہ با ہفتاد سالش ہفت سال و چند ماہ
سالہا عمر او را گر شماری با ہلال

تِم کرن ییں نیکیاہ یارب سو تھوٗ تکہ ژی قبوٗل

پنہ نہٕ عفوٕ کی کرِ گنا ہَن پتھٕ تِمن صحبّ سجال

آسن اولاد نہ پُتر نہ زر ساری تِہند

دوٚن جہانن منز سعیداز بخشش بارِ تعال

خرقِ عادت نہ کرامت ڈیٹھمت چھِن بارہا

ہیر سنکر مخلصن تمندِ شُو باعزّ و منال

یم کرامژ بیہ منازِل رشیس تِم نیرِ گئے ظہور

تِمکہ تعداد و شمارک کانہٕ کرِ حاصل مجال

پینہٕ وقتک شیخ دین درکاشمر نیہ پاٹھاوس

شیخ دین بوٗدٕ س اندر مخفی وفاتک رٕ دٕ سال

فیض بخشا باکمالا طالبن ہنداوس سوٗی

ہاتفن بیہ سال وصلک ذٔلوٗ تفضیق باکمال"

ماہِ ذیقعدک گوڈک دوہ اوس ہیوٗ ژُکی یادِ تھو

گو کرن ذکرِ خدا در نصف شبا دوس مُعال

آس سترتن ہتھ زیادہ سنتھ ورئ بیہ چھِید نتھ

تہوٗ ژتس عمر شریفک سال از روے ہلال

سال = کمانی

صحبّ سجال = نزولِ باراں

مجال = طاقت

از تشوق کردہ بالا جمال این تعریف او
از فراقش گشته مخزوں خلکٔے آشفتہ حال

چوں دریں نسخہ صفات ریشیاں مذکور شد
پس بہ ریشی نامہ نامش خوش بود ای نیکفال

رحمت حق نزد ذکر صالحاں نازل شود
پس بخواں باشوق ایں را بے ملال و بے کلال

ایں رسالہ زاہداں را در طریقت حجتے است
آرزو سازند وردش اہل زہد و دال

بیشکے معلوم دارد ہر نوے را لذتے است
لذتے یا بند ازیں تو بادہ اہل ذوق وحال

کن عنایت یارب او را با ہمہ جمعیتش
آں مراتب کاں نمودے لطف با اہل وصال

رحمت و عفو و کرامت لطف بر ما کن چو ما
در دو عالم بر کرمہائے تو داریم اتکال

یا الٰہی بخش ما را عافیت از ہر بلا
دور دار از خلق عالم ظلم و قحط و بحیم کال

شوقہ ذوقہ جمع کر تعریف تمند خاکین
یُس نو اقس تمندس منز گو سشھاہ آشفتہ حال

ریشین منلہ چھم صفت کریت مہ ہیتہ نسخس اندر
پس چھ ریشی نامہ اتھ رُت ناو لوزای نیکفال

صالحن منہدہ ذکرہ وزہ نازل گژھن رحمت خدا
شوقہ ذوقہ پرن تہ ریشی نامہ سوا یہ نے ملال

زاہدن کژ اکھ وسیلا منز طریقت پورگے
آرزو ورُدُک کرن اتھ اہل زوہ وصال

پرکھ نوین تولذ تاہ شہورای ضرب المثل
لذتاہ تازہ مُسک حاصل کرن بیہ اہل حال

سیتا جیاین تہ یارن اے خدا کرتس عطا
یم مراتب چھنت عطا کریت بہ ارباب وصال

کر عطا عفو و عطا رحمت پنن کر مرحمت
دون جہانن منز توکل چھم تُہ دپھ بیہ اتکال

آفتہ نشہ تھاوس محفوظ اے رب الکریم
دور خلق ظالمن نشہ ظلم نہ بیہ بچھ کال

اتکال = بھروسہ = تکیہ
بچھ کوال = قحط سالی۔

از کرم گردد خجالت از رخِ ما دور کن
دارم از تقصیرہائے خویش بسیار انفعال
ہر کہ بخشاید زبان فاتحہ در حالِ ما
بخش یارب عقدۂ مقصود او را انحلال
ختم شد ایں ذکرِ خیر زاہداں یارب بخیر
باد ناظم را و قاری را و کاتب را مآل
از پئے تحریر ایں نسخہ غریب ناتواں
گفت "ذکرِ زاہداں" اولی بود تاریخ سال

۹۸۸ھ

رحم کرُن خجلتچ سانیو ہتھیو نشہِ کرِتہ صاف

چھِم گناہ کرِمت سٹھاہ شرمندہ چھُیوس ہتھیو م انفعال

بنیُس اکھاہ پرہِ فاتحہ سانِس حقس منز یا خدا

کرِتس مقصود ساری حل تہ عقدن استخلال

ذکرِ خیر از زاہدن منز ختم گو یا ربِ بخیر

ناظمس تہ پرِہ ونِس بیہ لگھونِس رُت کرِ مآل

اکھ غریب ناتوانن ختم ییتھ نسخس کرُ یتھ

دپو چھِو "ذکر زاہدان" بہتر اکھو تارِیخِ سال

۹۸۸ ھ

ترجمہ گو تمام

انفعال = شرمندگی + استخلال ـ حل کرنا + مآل = انجام

خاتمہ دعاے مترجم

کشتوارک کامگارن کُرو یہ کاشُر ترجمہ — ہر دریشی پاک تہ دین پیشکش از صدقِ بال

اکھ نظر کہ تو مہ کُن دیو بنیفہ مینس بنہ کیمیا — چانہ خاکہ را ہکوی ہُہوم شوق کنہ اکنحال

شاہِ دینس بروتھ اگر تشریف اتھو انہ علم — سمہ ہو پیغمبر مُرسل لفضل ذوالجلال

نفس چانوی سلمین اسے ناکہ اوصاف اوس — انہ سمک گیہ جانِ شہرت تا فلک ای نیکفال

ختم گو سخہ یرتہ کاشُر اکنو بیر ترجمہ — پیرزادہ مصطفیٰ خاکی محمد کہ تخو تخصال

روز جمعہ کہہ جماد الثانیک تاریخ اوس — غ تہ ش ط تہ ین ہجری سنگ تاریخ سال ۱۳۶۹ (۱۰۰۰ ۳۰۰ ۹ ۶۰)

ناو ہُہوم بالیس محمد بن ولی ابن سخی — ابن یوسف اوس سوی ابن بقا ابن اِحال

آس روزان درمحلہ ملک ناگ اپید او میان — سہروردی خاکین منتہ یار ادتہ خوش ہنگال

در فضلے روز محشر ذرہ ہاے جسم شان — با غبار رہ ریشی کاش یا پیہ اتصال

یا الٰہی رحم کر جرم و معاصی کر معاف

روز راضی جرم ماضی عفو کر فی کل حال

(خاکسار غلام رسول اکمل گنہگار)